بنا ،نیا میں ہو پھر استوار　　لا کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب و جگر

تحریک خلافت پاکستان کا ترجمان

ندائے خلافت

لاہور

مدیر : حافظ عاکف سعید　　۴/جون ۹۸ء　　ند مرحوم

ملت اسلامیہ افغانستان ــــ علامہ اقبال کی نگاہ میں

آب و گل است
ملت افغاں درآں پیکر دل است!
و فساد آسیا
در کشاد او کشاد آسیا
اد است آزاد است تن
ورنہ کاہے در رہ باد است تن!
پابند آئین است دل
مردہ از کیں زندہ از دین است دل!
از مقام وحدت است
وحدت ار مشہود گردد ملت است

(جاوید نامہ)

قبائل ہوں ملت کی وحدت میں گم
کہ ہو نام افغانیوں کا بلند!
محبت مجھے ان جوانوں سے ہے
ستاروں پہ جو ڈالتے ہیں کمند!

(نظم : "خوش حال خاں کی وصیت" از "بال جبریل")

☆ ☆ ☆

افغان باقی! کہسار باقی!
الحکم للہ! الملک للہ!

حاجت سے مجبور مردان آزاد
کرتی ہے حاجت شیروں کو روباہ!
محرم خودی سے جس دم ہوا فقر
تو بھی شہنشاہ، میں بھی شہنشاہ!
قوموں کی تقدیر وہ مرد درویش
جس نے نہ ڈھونڈی سلطاں کی درگاہ!

(نظم : "محراب گل خان کے افکار" از : "ضرب کلیم")

مہ :
ی اور مٹی کا ایک پیکر ہے اور اس پیکر میں دل کی حیثیت ملت افغانستان کو حاصل ہے۔ اس کا بگاڑ پورے ایشیا کے بگاڑ کا باعث ہے اور
ورے ایشیا کی خوشحالی کا دارو مدار ہے۔ دل جب تک آزاد رہتا ہے جسد کو بھی آزادی میسر رہتی ہے۔ بصورت دیگر حالات کے طوفانی
ی حیثیت ایک تنکے سے زیادہ نہیں ہوتی۔
ی طرح ایک ضابطے کا پابند ہے۔ نفرت و دشمنی کی وجہ سے دل مردہ ہو جاتا ہے جبکہ دل کی حیات دین کے ساتھ وابستگی پر موقوف ہے۔
ت اور شان و شوکت کا دارو مدار ایک وحدت و یک جہتی پر ہے۔ وحدت اگر پیدا ہو جائے تو یہی اصل ملت ہے۔

قیمت فی شمارہ : ۲ روپے

جنرل (ر) محمد حسین انصاری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بالآخر

گزشتہ دو دنوں ۲۵ اور ۲۶ مئی کے روزناموں میں دی گئی مندرجہ ذیل چیدہ چیدہ خبروں پر غور کیجئے اور یوں مجموعی قومی حالت کے بارے ابھرنے والے خاکے پر حقیقت پسندانہ نظر ڈالتے ہوئے سوچئے کہ اس صورت حال کا بالآخر کیا نتیجہ نکلے گا۔ صرف دو دنوں کی خبریں یہ ہیں :

"اقتصادی صورت حال سنگین ہے۔ سرتاج عزیز"۔ "موجودہ حکومت نے اقتدار کے پہلے ۱۰۰ دنوں میں ۸۸ ارب روپے کے قرضے لئے۔ چودھری سلطان علی"۔ "وزیر اعظم کے کہنے پر اڑھائی ارب ڈالر کے لئے ایشین بنک کی منت کی۔ چودھری محمد فاروق اٹارنی جنرل"۔

"۱۳۰ ارب کے قرضے ڈوب چکے ہیں۔ سٹیٹ بنک نے بھی غفلت کی۔ اب اس کی ذمہ داری طے کریں گے۔ خالد انور"۔ "نواز شریف کے تمام اثاثے صرف اور صرف پاکستان میں ہیں۔ وال سٹریٹ جرنل نے بے بنیاد خبر شائع کی۔ وزیر اعظم کے ہاتھ صاف ہیں۔ حکومتی ترجمان"۔ "وال سٹریٹ جنرل میں پاکستانی سیاستدانوں کے غیر ملکی بنکوں میں ایک ارب ڈالر سے زائد اثاثوں کی خبر میں میرا نام آنے پر جریدے کو نوٹس دے رہا ہوں' بیرون ملک میرا کوئی اکاؤنٹ نہیں۔ اعجاز الحق"۔ "مسلم کانفرنس (سکندر گروپ) سابق وزیر اعظم آزاد کشمیر سردار عبدالقیوم کے صاحبزادے سردار عتیق احمد خاں کے خلاف بد عنوانی اور بڑے پیمانے پر لوٹ مار کے علاوہ وزیر اعظم کے اختیارات کو استعمال کرتے ہوئے کروڑوں روپے کے خورد برد کے الزامات پر مبنی ریفرنس چیف احتساب کمشنر کو پیش کرے گا"۔

"ممتاز بھٹو نے وفاقی نظام ختم کرنے کا مطالبہ کر دیا۔ نیشنل فرنٹ کی قرارداد"۔ "کراچی سے رینجرز کی واپسی کے بارے میں وزیر اعظم کا وعدے کے باوجود انکار' ایم کیو ایم اور حکومت کے مابین اختلافات بڑھ گئے۔ ایم کیو ایم کے مطابق راستے الگ کرنے پر غور کیا جا رہا ہے"۔ "ایم کیو ایم آم کھائے گٹھلیاں مسلم لیگ' یہ پالیسی نہیں چلے گی۔ اعجاز شفیع ایم این اے مسلم لیگ"۔ "صوبائی حقوق نہ ملے تو مسلم لیگ کا ساتھ چھوڑ دیں گے۔ نسیم ولی خاں"۔

"نواز شریف نے ہمارے ساتھ وعدوں سے انحراف کیا ہے۔ دینی جماعتیں متحد ہو جائیں۔ ساجد میر"۔ "نظام مصطفےٰ یا وزارتیں۔ جے یو پی (نیازی) کے دو گروپوں میں ٹھن گئی"۔

"حکومتی مشینری اور ادارے ناکام ہو چکے ہیں۔ ڈپٹی چیئرمین پلاننگ کمیشن"۔ پاکستان کی سٹاک مارکیٹیں جوا خانہ بن چکی ہیں۔ سٹہ بازی بڑھ رہی ہے۔ پابندی نہ لگائی گئی تو غیر ملکی سرمایہ کاری رک جائے گی۔ صورت حال تشویش ناک ہے۔ عالمی ادارہ"

"ملک بھر میں دہشت گردی کے ۱۸ ہزار مقدمات کی سماعت رک گئی۔ ججوں کی تعداد بڑھائی جائے"۔ "دس برسوں میں فرقہ واریت کی ایک ہزار ۳۳ وارداتوں میں ۷۸ ۱۴ افراد ہلاک ہوئے جبکہ ۷۶۹ ۱ شدید زخمی ہوئے۔ وزارت داخلہ"۔

"حکومت احتساب کے نام پر ڈرامہ کر رہی ہے۔ مولانا اجمل خاں سرپرست جمعیت علماء اسلام"۔ "احتساب تسلی بخش نہیں۔ اعجاز الحق"۔

"پنجاب زرعی ترقیاتی کارپوریشن کے افسروں نے ۱۹ کروڑ کی جعلی کھاد خریدی۔ ۱۹؍ ہزار میٹرک ٹن کھاد سٹوروں میں پڑی سڑ رہی ہے"۔ "محکمہ انہار/محکمہ خزانہ کی غفلت کے باعث جنوبی پنجاب کے سات اضلاع کی تقریباً ے لاکھ ۲ ہزار ایکڑ سے زائد رقبے پر کپاس اور دھان کی فصل کاشت نہ ہو سکے گی"۔ "افغانستان سمگل کی جانے والی گندم کی ۳۲ ہزار بوریاں پکڑی گئیں"۔ "لاہور سیکنڈری بورڈ کے اہلکاروں کے خلاف مقدمہ۔ سیکریسی برانچ عملہ کے افراد نے رشوت لے کر اصل جوابی کاپیوں کی جگہ نئی حل شدہ کاپیاں رکھ دیں"۔ "گلبرگ اور ڈیفنس میں بجلی چوری کے خلاف مہم۔ وفاقی وزیر عابدہ حسین' سینیٹر گلزار اور سابق گورنر صادق قریشی سمیت ۹ بڑوں کو نوٹس"۔

"نیشنل ہائی وے پر مسافر بس اور آئل ٹینکر کی ٹکر۔ ۱۴ ہلاک"۔ "ڈرگام کو حادثہ' پانچ بوگیاں پٹڑی سے اتر گئیں' مسافر کود گئے' دھکم پیل میں کئی خواتین اور بچے کچلے گئے۔ حادثہ ناقص ریلوے لائن کے باعث ہوا"۔ "اختر آباد (ساہیوال) کے قریب تیز رفتار بس اور ویگن میں تصادم' ۳ ہلاک اور ۱۰ زخمی"۔ "تیز رفتار کار نے طالب علم کچل ڈالے"۔

"سرتاج فلور مل کے مالک صلاح الدین کو شیر پاؤ پل کے نزدیک اس کے بھائی نے دو ساتھیوں کے ہمراہ کلاشنکوفوں کے برسٹ مار کر ہلاک کر دیا"۔ "بہاول... میں عشر و زکوٰۃ کمیٹی کا چیئرمین قتل"۔ "نارووال کے نواحی گاؤں میں ستر سالہ عورت کو ٹیپ ریکارڈر اونچی آواز سے چلانے پر منع کرنے کی پاداش میں بندوق سے موت کے گھاٹ اتار دیا"۔ "گوگیرہ (اوکاڑہ) میں ۱۹ افراد نے ۳ مخالفین کو لائن میں کھڑا کر کے قتل کر دیا"۔ "پشاور میں ایک ڈاکٹر اور پی آئی اے کے پائلٹ سمیت تین افراد کو لاکھوں روپے سے محروم کرنے کے بعد قتل کر دیا گیا"۔

"سرگودھا۔ شادی شدہ عورت اغوا' دو خواتین نے شور مچا کر عزت بچالی۔ اوباش نوجوان خاتون کو اکیلی پا کر دیوار پھلانگ کر گھر میں کود گیا"۔ "لاہور۔ نوجوان نے بدچلنی کے شبہ میں بہن کو ہلاک کر دیا"۔ "راہ چلتی خاتون سے بدتمیزی کرنے والے دو نوجوانوں میں سے ایک پکڑا گیا۔ ملزم سیاسی شخصیت کی مداخلت پر چھوڑ دیا گیا"۔ "سیالکوٹ۔ گھریلو ناچاقی پر عورت نے خود کو آگ لگالی"۔ "محلّہ پیر مکی لاہور میں بیہودہ کلبوں اور تجاوزات نے مکینوں کا جینا دو بھر کر دیا ہے۔ طالبات سے چھیڑ خانی کی جاتی ہے۔ کھوکھے پر شراب اور ہیروئن خریدنے والوں کا ہجوم رہتا ہے"۔

"ملتان کے نواحی علاقے میں ۳ مسلح نقاب پوشوں نے ایک گھی کمپنی کے ڈیلر سے ۱... ہزار روپے چھین لئے"۔ "گوجرانوالہ کے قریب گن پوائنٹ پر ایک شخص محمد الیاس سے موٹر سائیکل چھین لی گئی"۔ "لاہور ڈیفنس میں ڈاکوؤں نے ایک شخص سے گاڑی موبائیل اور نقدی چھین لی"۔ "جنڈیالہ شیر خان میں نامعلوم افراد مل انجینئر کے گھر داخل ہو کر لاکھوں روپے کی مالیت کے زیورات' وی سی آر پرائز بانڈ وغیرہ لے گئے"۔ "۵ کروڑ ڈالر کے ڈاکے کے خلاف منی چینجرز آج پارلیمنٹ ہاؤس کے سامنے احتجاج کریں گے۔ ایک ہفتے میں رقم برآمد نہ ہوئی تو پورے ملک میں مظاہرے ہوں گے"۔

مندرجہ بالا خبروں نے جو محض دو دنوں پر مشتمل ہیں قومی صورت حال کا خاکہ یقیناً ذہن میں کھینچ دیا ہوگا۔ اب خدا دیئے شعور کا تقاضا ہے کہ حالات کا دیانتدارانہ جائزہ لیا جائے تاکہ تباہی کے دہانے پر پہنچ جانے سے پہلے تدارک کیا جا سکے۔ مستقبل کی امید افزا پیشینگوئیوں کے جھروکوں سے صرف جھانکتے رہنے سے بات از خود نہ بن پائے گی۔ جیسا کرو گے ویسا ہی بھرو گے' انسانی فلسفے ہی کا نچوڑ نہیں بلکہ تنبیہ اور نصیحت کے انداز میں قدرت کا سبق ہے۔ اس ضمن میں ہماری لاپرواہی کا منہ بولتا ثبوت یہ ہے کہ اکابرین کے وعظ بے کیف اور ہماری دعائیں بے اثر ہو چکی ہیں۔ کیا یہ حقیقت نہیں کہ نہ گھر میں سکون ہے اور نہ باہر کوئی عزت! سچے دین کے پیروکار ہونے کے ناطے ہم سب پ...

(باقی صفحہ ۱۳ پر)

اداریہ

عاکف سعید

افغان باقی، کہسار باقی
الملک للہ، الحکم للہ

حکومت پاکستان کی جانب سے افغانستان کی حکومت کو تسلیم کرنے کا اعلان حسب توقع بارش کا پہلا قطرہ ثابت ہوا۔ یوں لگتا ہے کہ بند کھل گیا ہے اور اب چھاجوں مینہ برسے گا۔ سعودی عرب اور متحدہ عرب امارات کی طرف سے طالبان کی حکومت کو تسلیم کرنے کی اطلاع آچکی ہے اور امریکہ نے بھی طالبان کی حیثیت کو ایک درجے میں تسلیم کرنے کا عندیہ دیا ہے۔ وزیراعظم پاکستان میاں محمد نواز شریف نے دیگر ممالک سے بھی اپیل کی ہے کہ وہ اس معاملے میں حقیقت پسندی کا ثبوت دیتے ہوئے بلا تاخیر طالبان کی حکومت کو تسلیم کرنے کا اعلان کریں تاکہ موجودہ بحرانی صورتحال کا خاتمہ ہو اور اس خطے میں امن وامان اور استحکام کی جانب پیش رفت ممکن ہو سکے ——— پاکستان میں 'اکادکا انتہا پسند سیکولر عناصر کو چھوڑ کر' قریباً تمام طبقات نے حکومت پاکستان کے اس جرات مندانہ اور دانشمندانہ اقدام کا خیر مقدم کیا ہے اور ملت اسلامیہ پاکستان کے طول و عرض میں جوش و جذبے کی ایک لہر سی دوڑ گئی ہے جو بلاشبہ نہایت خوش آئند ہے۔

۱۹۸۸ء میں افغانستان میں روس کی تاریخی شکست اور روسی افواج کے افغانستان سے انخلاء کے بعد اس خطے کے مسلمانوں کے لئے مسرت و خوشی کا جو دور آیا تھا وہ نہایت ناپائیدار اور عارضی ثابت ہوا اور مجاہدین کے مختلف گروہوں کی باہم خانہ جنگی اور قتل و غارت گری نے وہ نقشہ جمایا کہ افغان جہاد میں دامے' درمے' سخنے حصہ لینے والے بے شمار غیر افغانی مسلمانوں میں سے اکثر کو جن میں پاکستانیوں کی ایک بڑی تعداد میں شامل تھی' "جہاد" کے لفظ ہی سے چڑ ہو گئی اور اس حوالے سے شدید مایوسی اور بددلی ان کے ذہن و دماغ پر مسلط ہو گئی۔ اور ماضی قریب تک صورت یہ تھی کہ افغانستان کے مستقبل اور وہاں اسلامی نظام کے قیام کے امکانات کے بارے میں قریباً ہر حلقے کی جانب سے شدید مایوسی اور خدشات کا اظہار کیا جاتا تھا ——— تاہم مایوسی اور بددلی کے اس اعصاب شکن عرصے کے دوران بھی امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد "بتا رہی ہے یہ ظلمت شب کہ صبح نزدیک آ رہی ہے" کے مصداق مسلسل اپنے اس یقین کا اظہار کرتے رہے کہ خلوص و اخلاص سے دی گئی قربانیاں اور اللہ کی راہ میں دیا گیا شہیدوں کا خون بالآخر رنگ لائے گا' گو فی الحال افغانیوں کو ان کے نقض عہد اور بیعت کے تقدس کو پامال کرنے کی سزا اللہ کی طرف سے مل رہی ہے لیکن یہ ایک عارضی دور ہے' بالآخر افغانستان کی سرزمین پر اسلام کا خورشید طلوع ہو کر رہے گا اور بعد ازاں پاکستان میں بھی ان شاء اللہ دین حق کا غلبہ ہو کر رہے گا اور اس طرح اس خطے میں وہ مضبوط اسلامی حکومت قائم ہو گی کہ پھر آنحضورؐ کے ایک فرمان کے مطابق حضرت مہدی کی مدد کے لئے اسلامی فوجیں اسی خطے سے روانہ ہوں گی اور یہود و نصاریٰ کے خلاف مسلمانوں کی آخری فیصلہ کن جنگوں میں نہایت اہم اور فیصلہ کن کردار ادا کریں گی ———

افغانستان کے قریباً تین چوتھائی رقبے پر طالبان کا قابض ہو جانا اور ان کا اپنی عملداری میں مکمل امن و امان قائم کرنے میں کامیاب ہو جانا اور پھر اب پاکستان اور سعودی عرب کا طالبان کی حکومت کو تسلیم کر لینا' یہ سب واقعات اس بات کا پتہ دیتے ہیں کہ اسلام کے عالمی غلبے اور پورے کرہ ارضی پر خلافت علی منہاج النبوۃ کے قیام کے مراحل کا آغاز ہوا چاہتا ہے۔ امیر تنظیم اسلامی کا یہ خیال کہ امت کے دوسرے ہزار سالہ دور کے آغاز سے لے کر آج تک تجدید و احیاء دین اور دعوت رجوع الی القرآن کا جس قدر کام سرزمین ہند پر' افغانستان بھی ایک اعتبار سے جس کا ایک حصہ ہے' ہوا ہے' پورے عالم اسلام میں اس کی کوئی نظیر موجود نہیں ہے' لہٰذا غلبہ و اقامت دین کے عمل کا آغاز بھی انشاء اللہ اسی خطے سے ہو گا' اب ایک حقیقت کی صورت میں جلوہ گر ہوتا نظر آتا ہے۔ اگرچہ یہ نہیں کہا جا سکتا کہ ابھی اس خیال یا خواب کے فی الواقع عملی اظہار میں ابھی اور کتنا وقت لگے گا اور کون کون سے مراحل ابھی مزید آئیں گے تاہم یہ ضرور ہے کہ اس کے واضح آثار اب نظر آنے لگے ہیں اور اقبال کا یہ شعر بھی حقیقت کا روپ دھارتا دکھائی دینے لگا ہے کہ ؎

شب گریزاں ہو گی آخر جلوہ خورشید سے
یہ جہاں معمور ہو گا نغمہ توحید سے

یہ اگرچہ ایک ناقابل تردید حقیقت ہے کہ اس میں سخن کوش اور غیرت و حمیت دینی سے مالا مال افغان قوم کی قربانیوں کا بہت بڑا حصہ ہے۔ اقبال نے بہت پہلے بھانپ لیا تھا کہ ہند کے ملاؤں اور افغانستان کے ملاؤں میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ افغانستان کے ملا میں غیرت و حمیت دینی اور جذبہ جہاد کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے۔ اسی لئے اقبال نے ابلیس کی زبان سے یہ کہلوایا تھا کہ ؎

افغانیوں کی غیرت دیں کا ہے یہ علاج
ملا کو اس کے کوہ و دمن سے نکال دو

بلاشبہ افغان جہاد میں لاکھوں افغانی بے گھر ہوئے' لاکھوں نے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا اور ان کے ساتھ ساتھ ہزاروں غیر افغانیوں نے بھی جن میں پورے عالم اسلام بشمول سعودیہ اور پاکستان کے مجاہدین بھی شامل ہیں' جام شہادت نوش کیا لیکن ان تمام قربانیوں کے نتیجے میں اگر اللہ کا کلمہ سربلند ہو جائے اور اس خطے میں حق کا بول بالا ہو جائے تو ہرگز یہ گھاٹے کا سودا نہیں اور ہم افغانیوں کے دکھ میں شریک ہوتے ہوئے بھی یہ سارا غم بھلانے کے لئے تیار ہیں۔ ہمارے ان جذبات کی ترجمانی' ترجمان حقیقت علامہ اقبال نے اپنے ایک شعر میں اتنے خوبصورت انداز میں کر دی ہے کہ بلا خوف تردید یہ دعویٰ کیا جا سکتا ہے کہ اس سے بہتر اور خوبصورت ترجمانی ممکن ہی نہیں۔ یوں بھی ملت افغان کے بارے میں اقبال کے نہایت قابل قدر اشعار کا ایک گلدستہ اس شمارے کے سرورق پر ہدیہ قارئین کر دیا گیا ہے۔ یہ شعر ایک معمولی سے لفظی تغیر کے ساتھ پیش خدمت ہے ؎ :

اگر "افغانیوں" پر کوہ غم ٹوٹا تو کیا غم ہے
کہ خون صد ہزار انجم سے ہوتی ہے سحر پیدا

☆☆☆

داعیٔ تحریک خلافت پاکستان کے خطاب جمعہ کی تلخیص

امت کے دوسرے ہزار سال میں قرآن پر جتنا کام ہندوستان میں ہوا' پورے عالم اسلام میں نہیں ہوا

ہندوؤں کی ثقافتی یلغار کے مقابلہ میں دعوت و فکر قرآنی کی تلوار نہایت موثر ثابت ہو سکتی ہے

تنظیم اسلامی کے امیر ڈاکٹر اسرار احمد مدظلہ نے 16 مئی کو مسجد دارالسلام باغ جناح لاہور میں عالم اسلام میں رجوع الی القرآن کی دعوت کے موضوع پر خطاب فرمایا۔ ذیل میں اس کی تلخیص قارئین کے گوش گزار کی جا رہی ہے۔ (ادارہ)

خطبہ مسنونہ کے بعد فرمایا: حدیث رسولؐ میں امت مسلمہ اور یہود کی غیر معمولی مشابہت بیان کی گئی ہے۔ تاریخی اعتبار سے بھی دیکھا جائے تو یہودیوں اور مسلمانوں کی تاریخ میں حیران کن حد تک مماثلت پائی جاتی ہے۔ دونوں امتوں کو دو بار عروج حاصل ہوا اور دو ہی بار یہ زوال سے دوچار ہوئیں۔ یہودی پہلے بخت نصر اور پھر ٹائٹس رومی کے ہاتھوں ذلیل و خوار ہوئے' جبکہ مسلمانوں کو تاتاریوں اور پھر مغربی اقوام نے ذلت آمیز شکستوں سے دوچار کیا اور آج تو حال یہ ہے کہ مسلمان اپنی ذلت و رسوائی کی انتہا کو پہنچ چکے ہیں۔ ۲۰ کروڑ عرب ۳۰ لاکھ کی اسرائیلی آبادی کے سامنے بے بس نظر آتے ہیں۔ مراکش کے شاہ حسن ہوں یا اردن کے شاہ حسین' مصر کے حسنی مبارک ہوں یا امیر کویت سب کے سب یہودیوں کے سامنے سربسجود ہو چکے ہیں اور اسی بے بسی کا مظہر یہ ہے کہ اسرائیل نئی یہودی بستیوں کی تعمیر کے بارے میں عربوں ہی کو نہیں امریکہ جیسی سپر پاور کو بھی خاطر میں نہیں لا رہا۔

اس ذلت و رسوائی سے نجات حاصل کرنے کے لئے سہ نکاتی لائحہ عمل اپنانے کی ضرورت ہے۔ اس کے لئے سب سے پہلے اللہ اور رسول کی اطاعت بلکہ ان کے سامنے "surrender" کرنا ضروری ہو گا' دوسرے بنیان مرصوص کی شکل اختیار کرنا' جس کے لئے حبل اللہ یعنی قرآن سے چمٹ جانا ہو گا اور تیسرے ایک جماعت کا وجود میں لانا جو نیکی کا حکم دے اور بدی سے روکنے کا فریضہ ادا کرے۔

قرآن معاذاللہ کوئی قصے کہانی کی کتاب یا یاوہ گوئی نہیں بلکہ فیصلہ کن حیثیت رکھتا ہے۔ مسلم شریف کی ایک حدیث ہے' جس میں نبی اکرمؐ نے فرمایا' اب اللہ اقوام کو اسی قرآن کو بنیاد پر اٹھائے گا اور اس کو ترک کر دینے کی پاداش میں زوال سے دوچار کرے گا۔ اسی حقیقت کو علامہ اقبال نے انتہائی خوبصورتی سے بیان کیا ہے ~

وہ زمانے میں معزز تھے مسلماں ہو کر
اور تم خوار ہوئے تارک قرآں ہو کر

بلاشبہ آج مسلمان بحیثیت قوم دوسری اقوام کے سامنے اس شبنم کی مانند ہیں جسے پاؤں تلے روندا جاتا ہے۔ مایوسیوں کے اس گھٹاٹوپ اندھیرے میں ہمارے لئے وہ احادیث روشنی کی کرنیں ہیں جن میں نبی اکرم ﷺ نے قیامت سے قبل عالمی سطح پر غلبہ اسلام کی نوید سنائی ہے۔ کچھ ایسے تاریخی شواہد بھی موجود ہیں جن سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ اسلام کے عالمی غلبے کا آغاز پاکستان اور افغانستان کے خطہ سے ہو گا۔

زمانے نے ایک وقت وہ بھی دیکھا ہے جب قرآن عربوں کے اذہان و قلوب میں اس طرح راسخ ہو گیا تھا کہ وہ مجسم قرآن نظر آتے تھے۔ ایسے ہی لوگوں کے بارے میں علامہ اقبال نے کہا تھا ع

"قاری نظر آتا ہے حقیقت میں ہے قرآن"

اس کے بعد اسلام نے مغرب کی طرف رخ کیا تو وہاں کی زبانیں عربی زبان کے آگے نہ ٹھہر سکیں۔ لیکن مشرق [illegible] ایک مضبوط زبان تھی اور اسے سرکاری سرپرستی حاصل تھی' لہٰذا مشرق کے عوام قرآن سے براہ راست مستفید نہ ہو سکے۔ اور ان کے نزدیک قرآن محض ایک مقدس کتاب بن کر رہ گئی۔ چنانچہ اس کو چوم کر اونچی جگہ رکھ دینے' فوت شدگان کے ایصال ثواب کے لئے تلاوت کرنے اور جان کنی کی حالت میں سورہ یٰسین پڑھنے کو کافی سمجھ لیا گیا۔

دوسرے ہزار سال میں اس خطہ پاک و ہند میں رجوع الی القرآن کا عمل شروع ہوا۔ اور پھر جو کام قرآن پر ہندوستان میں اس دوران ہوا اتنا کام بقیہ پوری دنیا میں مجموعی طور پر بھی نہ ہو سکا۔ چنانچہ سب سے پہلے شاہ ولی اللہ دہلوی نے قرآن مجید کا فارسی ترجمہ کیا۔ ان کے دو بیٹوں شاہ رفیع الدین اور شاہ عبدالقادر نے بالترتیب لفظی اور بامحاورہ ترجمہ کیا۔ یہ دونوں تراجم آج بھی بطور سند کے تسلیم کئے جاتے ہیں۔ اس کے بعد اگرچہ تحریک شہیدین ۱۸۳۱ء اور تحریک آزادی ہند ۱۸۵۷ء کی وجہ سے رجوع الی القرآن کا یہ عمل کچھ عرصے کے لئے رک گیا لیکن پھر ۱۸۹۰ء سے ۱۹۵۰ء تک ہند میں قرآن پر مختلف انداز سے بھرپور کام ہوا۔ اس کام کے نتیجے میں چار گروہ وجود میں آئے۔ ایک وہ لوگ تھے جنہوں نے سکولوں اور کالجوں سے جدید تعلیم حاصل کی تھی لیکن ان کی دینی علوم کی بنیاد مضبوط نہیں تھی لہٰذا ان کی اکثریت کسی نہ کسی گمراہی کا شکار ہو گئی۔ مثلاً علامہ مشرقی اور ان کے پیروکار' پرویزی' سرسید اور احمدی وغیرہ۔ لیکن انہی لوگوں میں سے علامہ اقبال بھی ہیں جو اس صدی کے سب سے بڑے ترجمان قرآن اور شارح قرآن ہیں۔ دوسرے وہ روایتی علماء جو اپنے مسلکوں سے بندھے ہوئے ہیں اور انہوں نے تفسیریں لکھیں۔ ان میں شیخ الہند مولانا محمود الحسن اور ان کے شاگرد شبیر احمد عثمانی خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ تیسرے' تحریکی سطح پر مولانا ابوالکلام اور مولانا مودودی ہیں اور چوتھے تحقیقی اور علمی سطح پر مولانا فراہی اور مولانا اصلاحی وغیرہ ہیں۔ ان سب بزرگوں نے اپنے اپنے دھارے میں قرآن کی خدمت کی۔

اب اللہ نے مجھے یہ توفیق دی ہے کہ میں ان چاروں دھاروں کو اکٹھا کر کے اللہ کی کتاب کی خدمت کروں۔ اسی غرض سے بفضل اللہ تعالیٰ ملک کے کئی شہروں میں قرآن اکیڈمیاں قائم ہو چکی ہیں۔ قرآن کالج لاہور کا قیام عمل میں آیا ہے جس میں جدید تعلیم کے ساتھ قرآنی زبان عربی پڑھائی جا رہی ہے۔ خوبصورت قرآن آڈیٹوریم بھی تعمیر کیا گیا ہے۔ بحمداللہ ہماری ان کاوشوں سے قرآن کی طرف رجوع میں اضافہ ہوا ہے۔ ایک زمانے میں قرآن سے عربوں کی لاتعلقی کا یہ عالم ہو چکا تھا کہ کویت اور جدہ میں حافظ قرآن نہ ہونے کی وجہ سے امام کو قرآن کھول کر رمضان میں تراویح کی نماز پڑھانی پڑھتی تھی!

حالات حاضرہ کا جائزہ لیا جائے تو صاف نظر آتا ہے کہ ملت اسلامیہ پاکستان اپنی پستی کی انتہا کو پہنچ چکی ہے اور ہمارا حال یہ ہے کہ جس کشمیر کو ہم پاکستان کی شہ رگ قرار دیتے ہیں اس کی آزادی کے لئے صرف اخلاقی اور سفارتی کوششیں کی جاتی ہیں۔ تیرہ کروڑ عوام اپنی شہ رگ کو دشمن کو پنجے سے آزاد نہیں کرا سکتے۔ عالمی سطح پر یہودیوں کا نیو ورلڈ آرڈر اصل میں دنیا پر

(باقی صفحہ ۱۳ پر)

کشمیر کے معاملے میں پاکستان اور بھارت دونوں کو حقیقت پسندی کا ثبوت دینا چاہئے

مقتدر قوتیں کشمیر کے بارے میں مستقبل قریب میں کوئی فیصلہ کن قدم اٹھانے والی ہیں

مسئلہ کشمیر کے حوالے سے مرزا ایوب بیگ کی ایک بے لاگ تحریر

کشمیر کا مسئلہ ایک طویل مدت تک سرد خانے میں پڑے رہنے کے بعد پچھلے چند سال سے دوبارہ زندہ ہو گیا ہے اور امریکہ اس کے حل کے لئے اچانک بہت سرگرم ہو گیا ہے۔ وہ اس مسئلے کو حل کرنے کے لئے اتنا فعال رول ادا کر رہا ہے کہ مدعی ست اور گواہ چست کا گمان ہوتا ہے۔ خاموش ڈپلومیسی' ٹریک ٹو پالیسی اور اوسلو ٹائپ مذاکرات جیسی اصطلاحات کے زیر عنوان کشمیر کے حوالے سے ایسی پراسرار سرگرمیاں جاری ہیں کہ معمولی سیاسی بصیرت رکھنے والا عام شخص بھی محسوس کر رہا ہے کہ مقتدر قوتیں مستقبل قریب میں کوئی فیصلہ کن قدم اٹھانے والی ہیں۔ فیصلہ کس طرح ہو گا اور کیا ہو گا یہ تو آنے والا وقت ہی بتائے گا لیکن قرائن صاف بتا رہے ہیں کہ دنیا میں انصاف کے جو پیمانے ہیں ان کے مطابق فیصلہ اسی فریق کے حق میں ہو گا جو سیاسی اقتصادی اور دفاعی لحاظ سے زیادہ مضبوط ہو گا' جس کے ساتھ مقتدر قوت کے مفادات زیادہ وابستہ ہوں گے اور جس کے ساتھ احیائے اسلام کے راستے کا پتھر بننے کے معاملے میں امریکہ کا اشتراک ہو سکے گا۔ اس سے پہلے کہ ہم جائزہ لیں کہ فی الوقت کشمیر کے معاملے میں فریقین کہاں کھڑے ہیں اس مسئلہ کا تاریخی پس منظر اور اس کو حل کرنے کے لئے ماضی میں پرامن اور خونریز کوششوں کا ذکر سودمند رہے گا۔

تقسیم ہند سہ فریقی معاملہ تھا۔ فریق اول کی حیثیت ہندوستان کے حاکم انگریز کو حاصل تھی جسے ہندوستان کو آزاد کرنا تھا۔ ہندو جو برصغیر میں تعداد کے لحاظ سے سب سے بڑی قوم تھی بڑی شدت سے چاہتی تھی کہ انگریز ہندوستان کو یکجا چھوڑ کر چلے جائیں اور اہلیان ہند بحیثیت ایک قوم کے اپنی آزاد حکومت قائم کر کے مشترکہ طور پر اس خطے میں رہیں۔ مسلمان جو برصغیر کی دوسری بڑی قوم تھی' نے دو قومی نظریہ پیش کیا اور تقسیم ہند کا مطالبہ اتنی شدت سے کیا کہ فریق ثانی یعنی ہندو جو تقسیم ہند کو اپنے عقیدے کے خلاف قرار دیتا تھا اور اسے گاؤ ماتا کے ٹکڑے ٹکڑے کرنے کے مترادف گردانتا تھا' تقسیم ہند پر اصولی طور پر رضامند ہو گیا اور اسے سیاسی شکست قبول کرنا پڑی۔ البتہ فریق اول یعنی حاکم انگریز کے رویے کے بارے میں دو آراء ہیں اور دونوں وزن رکھتی ہیں۔ اول یہ کہ انگریز بھی ہندو کی طرح تقسیم ہند کے خلاف تھا اور اس کے باوجود کہ برطانیہ میں اس وقت لیبر پارٹی کی حکومت تھی جو قائد اعظم اور مسلمانوں کے خلاف بغض رکھتی تھی لیکن انگریز بھی ہندو کی طرح مسلمانوں اور مسلم لیگ کے عزم اور حکمت عملی کا مقابلہ نہ کر سکا اور اسے بھی بادل ناخواستہ تقسیم ہند کو قبول کرنا پڑا۔ ثانیاً یہ کہ انگریز بھی نہیں چاہتا تھا کہ ہندوستان کو یکجا چھوڑا جائے اور وہ مستقبل میں کوئی عالمی قوت بن کر ابھرے اور اپنے سابق حکمرانوں کے لئے خطرے کا باعث ہو۔ لہٰذا مسلم لیگ کے قیام میں بھی انگریز کا ہاتھ ہے۔ اور وہ قائداعظم کی بھی اندرون خانہ پشت پناہی کرتا رہا۔ وہ برصغیر کی ایسی متنازعہ تقسیم چاہتا تھا جو ان دونوں ملکوں کے درمیان وجہ نزاع بنی رہے اور دونوں ممالک اپنی توانائیاں ایک دوسرے کو نیچا دکھانے پر صرف کرتے رہیں۔ لہٰذا کشمیر کا مسئلہ اسی حکمت عملی کے تحت کھڑا کیا گیا۔

حقیقت یہ ہے کہ کشمیر کا مسئلہ مسلم لیگ کی حماقت' کانگرس کی لالچ اور ہوس ملک گیری اور انگریز کی ناانصافی سے پیدا ہوا۔ تقسیم ہند کا فارمولہ یہ طے ہوا تھا کہ جن علاقوں میں مسلم آبادی زیادہ ہے وہ پاکستان کا حصہ اور جہاں ہندو آبادی زیادہ ہے وہ بھارت کا حصہ بنے گا۔ فارمولا بڑا سادہ تھا اور اس پر عملدرآمد پر کچھ زیادہ بڑی مشکلات پیش نہ آئیں۔ صرف صوبہ سرحد میں ریفرنڈم کی نوبت آئی جس نے پاکستان کے حق میں فیصلہ دیا۔ البتہ سابقہ ریاستوں کے بارے میں جہاں انگریز نے بھی والیان ریاست اور راجاؤں کے ذریعے بالواسطہ حکومت کی تھی' کانگرس کا موقف جو منطقی بھی تھا اور قابل فہم بھی کہ ان ریاستوں کے عوام کو بھی یہ حق دیا جائے کہ وہ فیصلہ کریں کہ وہ پاکستان اور بھارت میں سے کس کے ساتھ الحاق کریں گے۔ بدقسمتی سے مسلم لیگ کی وہ قیادت جو تقسیم ہند کے معاملے میں بڑی دانشمندی اور حکمت کا مظاہرہ کر رہی تھی اس معاملے میں ہمالہ جیسی غلطی کی مرتکب ہوئی اور اس نے کانگرس کے اس موقف کو رد کر دیا اور اصرار کیا کہ عوام کی بجائے ریاستوں کے والی اور راجے ان کی قسمت کا فیصلہ کریں گے۔ غالب قیاس یہ ہے کہ ان کی نگاہ حیدر آباد دکن پر تھی جس کے والی پاکستان سے الحاق کے پرجوش حامی تھے' لہٰذا اسی کو بنیاد بنا کر کانگرس نے کشمیر کے ڈوگرہ راجہ کے ساتھ معاملہ طے کر لیا جس نے بھارت کے ساتھ الحاق کا اعلان کر دیا حالانکہ کانگرس جانتی تھی کہ کشمیری عوام بھارت کے ساتھ الحاق پر کبھی رضامند نہیں ہوں گے۔ انگریز کی ناانصافی یہ تھی کہ اسے منصف ہی کا رول ادا کرنا چاہئے تھا لیکن یہ خود فریق بن گیا اور گورداسپور کا وہ ضلع جہاں مسلمانوں کی واضح اکثریت تھی اور تقسیم کے فارمولا کے تحت اسے پاکستان کو ملنا چاہئے تھا' ریڈکلف ایوارڈ میں بھارت کے حوالے کر دیا جس سے بھارت کو کشمیر کا زمینی راستہ مل گیا اور اسے کشمیر پر اپنے پنجے جمانے میں آسانی ہو گئی۔ مشرقی پاکستان کے بنگلہ دیش بن جانے کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ مشرقی اور مغربی پاکستان کے درمیان بھارت جیسا دشمن ملک حائل تھا اگر کشمیر اور بھارت کے درمیان بھی پاکستان جغرافیائی طور پر حائل ہوتا تو کشمیر پکے ہوئے پھل کی طرح پاکستان کی جھولی میں آ گرتا۔ لہٰذا مسلم لیگ کی غلطی' کانگرس کے لالچ اور انگریز کی ناانصافی نے کشمیر کو لاینحل مسئلہ بنا دیا اور نصف صدی سے اس جنت نظیر خطے کا حسن انسانی خون کے چھینٹوں

سے داغدار ہو رہا ہے۔ کشمیری مجاہدین اور بھارتی سیکورٹی فورسز کے درمیان تصادم ہو یا پاک بھارت افواج میں روز مرہ کی سرحدی جھڑپیں ہوں دونوں طرف سے انسانی خون بہہ رہا ہے۔ 1948ء اور 1965ء میں خالصتاً تنازعہ کشمیر کی بنیاد پر دونوں ممالک کے مابین خوفناک جنگیں ہو چکی ہیں جن میں ہزاروں سہاگنیں بیوہ ہو چکی ہیں' ہزاروں بچے یتیم ہوئے' لاکھوں لوگ بے گھر ہوئے لیکن مسئلہ حل ہونے کی بجائے مزید گھمبیر اور پیچیدہ ہو گیا۔

دونوں ممالک یعنی پاکستان اور بھارت غریب اور پسماندہ ممالک کی فہرست میں آتے ہیں اور دونوں ممالک کی حکومتیں عوام کی اکثریت کو بنیادی ضروریات بھی فراہم کرنے سے قاصر ہیں۔ ناخواندگی ہے' غربت ہے' بیماری ہے' لیکن دونوں حکومتیں اپنے وسائل جنگ لڑنے اور جنگ کی تیاری میں جھونک رہی ہیں۔ گزشتہ پچاس سالوں میں اس مسئلہ کو پرامن طور پر حل کرنے کے لئے مختلف مقامات پر دونوں ممالک کے درمیان مذاکرات بھی ہوئے۔ کبھی بھٹو سورن سنگھ مذاکرات' کبھی سیکٹریوں کی سطح پر اور کبھی کرکٹ ڈپلومیسی کے تحت' لیکن یہ مذاکرات محض نشستند گفتند اور برخاستند تک محدود رہے۔ پرامن مذاکرات میں بھارت ہمیشہ غیر سنجیدہ رہا اور اس کا طرز عمل ڈنگ ٹپاؤ کا مظہر رہا۔

تاریخ شاید اپنے آپ کو دہرا رہی ہے' پاکستان کی مختلف حکومتیں اب بھی ایک ہی طرح کی غلطی کی مرتکب ہو رہی ہیں۔ وہ یہ کہ ہمارے سیاسی زعماء کشمیر کے حوالے سے ایسے بیانات جاری کرتے ہیں جن کا لب لباب یہ ہوتا ہے کشمیر پاکستان کی شہ رگ ہے۔ کشمیر پاکستان کے لئے زندگی اور موت کا مسئلہ ہے' پاکستان کشمیر کے بغیر نامکمل ہے وغیرہ وغیرہ۔ لیکن اسی سانس میں یہ بھی فرماتے ہیں کہ ہم کشمیریوں کی اخلاقی اور سفارتی سطح پر حمایت جاری رکھیں گے۔ اس کا ایک فائدہ تو ہوا کہ کشمیر کا تنازعہ نئی نسلوں کے سامنے بھی ایک زندہ مسئلہ کی حیثیت سے رہا لیکن اب ذہین اور غور و فکر کے عادی افراد یہ سوال کرتے ہیں کہ ہم نے نصف صدی سے اپنی شہ رگ دشمن کے حوالے کیوں کی ہوئی ہے اور کیا جس علاقہ کا پاکستان کے ساتھ الحاق ہمارے لئے زندگی اور موت کا مسئلہ ہے اس کے لئے محض سفارتی اور اخلاقی سطح پر کوششیں کرنا مجرمانہ غفلت نہیں ہے۔ علاوہ ازیں مذہبی اور دینی رجحان رکھنے والے حضرات یہ نکتہ بھی اٹھاتے ہیں کہ اگر کسی مسلمان قوم کی شہ رگ اس کے دشمن کے قبضہ میں ہو تو اس سے ہر قسم کے تعلقات منقطع کر کے علی الاعلان اور مکمل جنگ کرنے کی بجائے ایک طرف تو اس کے ساتھ سفارتی اور تجارتی تعلقات بھی رکھے جائیں اور سیاسی میل وجول بھی پر جوش انداز میں ہو لیکن دوسری طرف اس متنازع علاقہ میں اس کے خلاف زیر زمین گوریلا طرز کی کارروائیاں بھی جاری رہیں تو کیا ایسا کرنا از روئے اسلام جائز ہے۔ ہماری رائے میں ان دونوں سوالوں کے جوابات ہماری موجودہ اور سابقہ حکومتوں کے پاس نہیں ہیں۔ حقیقت پسندانہ بلکہ مومنانہ طرز عمل تو یہ ہونا چاہئے تھا کہ کشمیر کا پاکستان کے ساتھ الحاق اگر ہمارا حق ہے تو ہمیں یہ حق بزور شمشیر حاصل کرنا چاہئے تھا اور اگر قوت کے ساتھ اپنے حق کو حاصل کرنا ہمارے لئے ممکن نہیں تھا تو قوت کے فراہم ہونے تک صبر اور مکمل گریز و اعراض کی پالیسی اختیار کرتے اور کوئی منافقانہ قسم کا طرز عمل اختیار نہ کرتے۔

یہ ایک تلخ حقیقت ہے کہ جہاں سادہ لوح مسلمانوں نے کشمیر کے لئے جان ومال اور عزت کی قربانی دی وہاں ہمارے سیاسی زعماء اپنی اقتدار کی جنگ میں مسئلہ کشمیر کو تخت جمانے اور گرانے کے لئے بطور سیڑھی کے استعمال کرتے رہے اور عوام کے جذبات کے ساتھ کھیل کر اپنا الو سیدھا کرتے رہے۔ کشمیر کے معاملہ میں ہندو بنیا بھی حیران کن حد تک حساب کتاب کی مار کھا رہا ہے۔ بھارت کی اقتصادی پالیسیوں اور صنعت میں اس کی زبردست پیش رفت سے انکار کرنا حقیقت سے آنکھیں چرانا ہے۔ لیکن انتہائی محنت اور عرق ریزی سے کمائے ہوئے وسائل کو اندھا دھند محض ایک تصوراتی یکجہتی کے لئے جھونکتے چلے جانا حماقت کی انتہا ہے۔ بھارت کو معلوم ہونا چاہئے کہ عسکری تسلط قائم کرنے سے تو اب یورپ اور امریکہ جیسی قوتیں بھی تائب ہو چکی ہیں۔ آج کے جمہوری دور میں یہ بہت مشکل ہو چکا ہے جب کہ آنے والے کل میں ناممکن ہو جائے گا کہ کسی کو زبردستی عسکری تسلط میں جکڑا جائے۔ امریکہ اس خطہ میں دوہری چال چل رہا ہے۔ ایک طرف پاکستان کو اتنا بے بس اور لاچار کر دے کہ وہ بھارت کی بالادستی کو قبول کرے اور اقتصادی غلامی قبول کر کے دو وقت کی روٹی پر قناعت کرے۔ اور (خدانخواستہ) اگر ایسا ہو جائے تو بھارت جو کشمیر میں سیاسی جنگ جیت کر اقتصادی بازی ہار جائے تو اس سے نمٹنا بھی آسان ہو جائے۔ یاد رہے کہ کشمیر کی سہ فریقی جنگ میں برطانیہ کی جگہ اب ایک مدت سے امریکہ لے چکا ہے۔ پاکستان اور بھارت دونوں کو حقیقت پسندی کا ثبوت دینا چاہئے۔ ماضی کی طرح تیسرے فریق کی سازشوں کا شکار ہو کر آپس میں الجھنے کی بجائے دو طرفہ مذاکرات کے ذریعے کچھ لے اور کچھ دے کی پالیسی اختیار کر کے اس خونی مسئلہ کو کسی تیسرے کی مداخلت کے بغیر حل کر لینا چاہئے تاکہ وہ عوام کے پیدا کردہ وسائل کو عوام ہی کی بہبود پر لگا سکیں۔ مسلمانان پاکستان کو یہ یاد رکھنا چاہئے کہ تعلقات کے معمول پر آجانے سے جہاں تجارتی اور صنعتی شعبوں میں ترقی کی راہیں کھلیں گی وہاں ہمیں اپنے اصل ہتھیار یعنی قرآن کے ساتھ ان کے قلوب کو مسخر کرنے کے مواقع بھی فراہم ہوں گے۔ مسلمان کی ترجیح اول ہمیشہ دعوت و تبلیغ ہی ہونی چاہئے۔ اس طرح ہم دنیا اور آخرت میں سرخرو ہو سکیں گے۔

ایران میں شیعہ تہواروں میں زنجیرزنی پر پابندی

ایران میں اعلیٰ مذہبی حکام نے منگل ۳ محرم کے روز اعلان کیا ہے کہ ایران میں مذہبی تہواروں کے دوران ماتم پر پابندی پر سختی سے عمل کرایا جائے گا۔ حضرت حسینؓ کی شہادت کی یاد میں عاشورہ اور تسوا (Taswa) کے اجتماعات کے موقع پر سالانہ تعزیتی اجتماع پورے ایران میں مذہبی جلوسوں کی شکل میں ہوتے ہیں۔ سرکاری انجمن نشر و اشاعت اسلامی کے صدر حجۃ الاسلام محمد مہدی عراقی (عراقی) نے کہا ہے کہ "ماتم شیعیت کے لئے باعث شرم ہے "گزشتہ دو سالوں کے دوران ایرانی سیکورٹی فورسز نے "غم زنی" کی مذہبی رسوم کو سختی سے روکا ہے جس میں عزادار کھڑے ہو کر سر پر خنجرزنی کرتے ہیں۔ ایران کے سب سے بڑے مذہبی رہنما آیت اللہ خامنہ ای نے دو سال قبل ہر طرح کے ماتم کی سختی سے مذمت کرتے ہوئے کہا تھا کہ ماتم دار یہ تاثر دیتا ہے کہ شیعہ اسلام غیر عقلی اور اوہام پرست ہے۔

بہرحال ہر سال کچھ مذہبی انتہاپسند خاص طور پر ایران اور آذربائی جان میں ابھی تک ذکر حسینؓ اس طور سے کرتے ہیں کہ سروں کو پیٹتے ہوئے خون آلود ہو جائیں۔ شیعہ مذہبی رہنماؤں نے حالیہ برسوں میں کوشش کی ہے کہ ان کے پیروکار مذہبی تہواروں میں خون بہانے کی بجائے ہسپتالوں میں خون کے عطیات دیں۔

(ماخوذ از: The News' ۱۲ مئی ۹۷ء)

اسلام آباد سے راولاکوٹ تک

امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد کے چھ روزہ نہایت مصروف دورے کی روداد

جس کے دوران صدر پاکستان اور وزیر اعظم سے ملاقات کا موقع بھی ملا

مرتب : عبدالرزاق' ناظم اعلیٰ تنظیم اسلامی پاکستان

امیر محترم نے گزشتہ توسیعی مجلس عاملہ کے اجلاس کے دوران اسلام آباد و راولپنڈی کے رفقاء سے بعض اہم تنظیمی امور پر مشورہ کرنے اور ملک کی بعض اہم شخصیات سے ملاقاتیں کرنے کی غرض سے پانچ چھ روز تک راولپنڈی و اسلام آباد کا دورہ کرنے کا عندیہ ظاہر فرمایا۔ اس موقع پر حلقہ آزاد کشمیر کے ناظم جناب خالد محمود عباسی نے امیر محترم کو راولاکوٹ کے ایک روزہ دورہ کی دعوت دی جو امیر محترم نے منظور فرمالی۔ اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے انجمن خدام القرآن راولپنڈی نے مقامی بڑے ہوٹل میں ایک سیمینار کرنے کا پروگرام بھی طے کر لیا جس کی صدارت امیر محترم کو کرنا تھی۔ اسی طرح ناظم حلقہ پنجاب شمالی نے امیر محترم کی اجازت سے واہ کینٹ کی جامع مسجد میں امیر محترم کی تقریر کا پروگرام طے کر لیا۔

دورے کا آغاز 21 مئی کی صبح ہوا' جناب امیر محترم اور راقم الحروف پی آئی اے کے ذریعے صبح سوا سات بجے لاہور سے اسلام آباد پہنچے۔ 21 مئی کی دوپہر ہی کو کیونکہ راولاکوٹ میں پروگرام طے تھا اس لئے ہم نے اسلام آباد سے راولاکوٹ کی فلائٹ بھی بک کروا رکھی تھی۔ راولاکوٹ کے لئے فلائٹس کا دارومدار موسم کے صاف اور خوشگوار ہونے پر ہوتا ہے۔ اگرچہ راولپنڈی میں مطلع بالکل صاف تھا اس کے باوجود ہم نے سوچا کہ اگر راولاکوٹ میں خراب موسم کے باعث عین وقت پر (یعنی پونے دس بجے) فلائٹ کینسل ہوگئی تو ہم وقت کی تنگی کے باعث بذریعہ سڑک وہاں بروقت پہنچنے کے قابل بھی نہ رہیں گے۔ چنانچہ زیادہ احتیاط کرتے ہوئے ہم نے جہاز کی ٹکٹیں کینسل کروائیں اور ایک رفیق کے گھر پر ناشتہ کر کے بذریعہ سڑک راولاکوٹ کے لئے روانہ ہوئے۔ سڑک تنگ اور نہایت ناہموار تھی' چنانچہ ساڑھے چار گھنٹے کے تھکا دینے والے سفر کے بعد دوپہر ڈیڑھ بجے کے لگ بھگ وہاں پہنچے۔

جلسے کا وقت پہلے گیارہ بجے طے تھا' بعد میں اسے تبدیل کر کے تین بجے بعد دوپہر نماز اور کھانے سے فارغ ہو کر امیر محترم نے کچھ دیر آرام کیا۔ ہم ٹھیک تین بجے خطاب کے لئے ڈسٹرکٹ کونسل ہال پہنچ گئے۔ پورا ہال پہلے ہی سے سامعین سے پر ہو چکا تھا اور اب بر آمدوں میں لوگ اپنی جگہ بنا رہے تھے۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد امیر محترم نے خطاب کا آغاز فرمایا۔ آپ نے ایمان کی حقیقت اور اس کے تقاضے کے طور پر جہاد فی سبیل اللہ کی اہمیت پر زور دیا نیز پاکستان میں مختلف سطحوں پر نفاق کے حوالے سے گفتگو کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ عذاب دراصل اللہ کے ساتھ کئے گئے وعدوں سے بے وفائی کے نتیجے میں ہم پر مسلط ہوا ہے جس کی وجہ سے ہم نفاق باہمی' اخلاقی گراوٹ اور دستوری سطح پر نفاق میں مبتلا ہو چکے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ اس عذاب سے نکلنے کا ایک ہی راستہ ہے کہ ہم انفرادی و اجتماعی سطح پر اللہ سے توبہ کریں اور اپنے طرز عمل کو درست کرتے ہوئے ملک میں اللہ کے دین کے غلبے کے لئے اجتماعی جدوجہد پر آمادہ ہو جائیں۔

خطاب کے اختتام پر اعلان کیا گیا کہ موضوع سے متعلق سوال وجواب کی نشست بعد نماز مغرب مقامی ریسٹ ہاؤس میں ہوگی۔ بعد نماز عصر جماعت اسلامی آزاد کشمیر کے نائب امیر جناب اعجاز افضل ایڈووکیٹ' امیر ضلع باغ ڈاکٹر خالد محمود اور دیگر چار افراد کے ہمراہ امیر محترم سے ملاقات کے لئے تشریف لائے۔ مختلف موضوعات پر گفتگو ہوئی۔ تمام افراد نے بہت ہی محبت کا اظہار کیا۔ بعد نماز مغرب سوال وجواب کی نشست میں تقریباً بیس کے لگ بھگ لوگ تشریف لائے۔ امیر محترم نے لوگوں کے سوالات کے جواب دیئے۔ دیگر بہت سے سوالوں میں سے ایک سوال جناب الطاف حسین صاحب نے یہ کیا کہ کشمیر کی خود مختاری کا نام لینا اسلام کے حوالے سے کیسا ہے؟ امیر محترم نے فرمایا کہ اس کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ عام حالات میں اس مطالبے میں کوئی حرج نہ ہوتا لیکن اس وقت صورت حال تبدیل ہو چکی ہے۔ خلیج کی جنگ کے بعد نیو ورلڈ آرڈر کے حوالے سے امریکہ ننگا ہو کر سامنے آگیا ہے۔ افغانستان میں روس کو شکست دینے کے بعد وہ اب کشمیر پر قبضہ کرنا چاہتا ہے۔ اس کے لئے وہ اقوام متحدہ کو ذریعہ بنا سکتا ہے اس لئے میری رائے میں کشمیر کو بھارت اور پاکستان کو چاہئے کہ وہ اس معاملے کو تقسیم ہند کے نامکمل ایجنڈے کے طور پر حل کریں اور اس کی تقسیم کا کوئی مناسب فارمولا واضح کریں۔ ایک اور سوال کے جواب میں آپ نے فرمایا کہ کشمیری جہاد' جہاد حریت ہے اور صحیح سمت میں ہے۔

اگلے روز 22 مئی کو صبح 9 بجے مقامی بار ایسوسی ایشن میں امیر محترم نے نبی اکرم ؐ کے مقصد بعثت کے حوالے سے خطاب فرمایا۔ آپ نے موجودہ عالمی تناظر میں کل روئے ارضی پر قیامت سے قبل نظام خلافت کے قیام کے حوالے سے احادیث رسول ؐ سے استشہاد کر کے ثابت کیا کہ اس کا آغاز خراسان سے ہوگا اور اسی علاقے سے جو پورے افغانستان پر اور ایران و پاکستان کے کچھ علاقوں پر مشتمل ہے اسی حکومت کے قیام کے بعد حضرت مہدی کی مدد کے لئے فوجیں یروشلم جائیں گی۔ شرکاء میں احادیث نبویہ پر مشتمل چار ورقہ نوید خلافت تقسیم کیا گیا۔ دس بجے ہم خطاب سے فارغ ہو کر بذریعہ ہوائی جہاز اسلام آباد پہنچے۔ اسی شام بعد نماز عصر ڈاکٹر وحید الزمان ملاقات کے لئے تشریف لائے اور مغرب تک ان سے گفتگو رہی۔ بعد نماز مغرب عبدالحفیظ کھوکھر صاحب

ملاقات کے لئے تشریف لائے۔ ان سے ان کی تحریروں کے حوالے سے گفتگو رہی۔

23ر مئی کو صبح ساڑھے نو بجے امیر محترم نے صدر مملکت جناب فاروق احمد خان لغاری سے ملاقات کی جس میں انہیں دستوری نفاق دور کرنے کے لئے تنظیم اسلامی کے تجویز کردہ پانچ نکاتی مطالبے کی تائید کرنے کو کہا' کچھ دیگر امور بھی زیر بحث آئے۔

دوپہر سوا بارہ بجے امیر محترم نے جامع مسجد گلشن دادن مری روڈ میں نماز جمعہ سے قبل تکمیل دستور خلافت کے موضوع پر خطاب فرمایا۔ مسجد نمازیوں سے کھچا کچھ بھری ہوئی تھی۔ آپ نے نمازیوں سے تکمیل دستور خلافت مہم میں شرکت کی پر زور اپیل کی۔ مزید بر آں افغانستان کو تسلیم کرنے کے لئے [illegible]اد بھی منظور کروائی۔ اس موقع پر کتب کا اسٹال بھی لگایا گیا تھا۔ "خطبات خلافت" اور "استنبول سے رباط تک" کتب کا سیٹ فروخت کے لئے پیش کیا گیا۔ 80 سیٹ فروخت ہوئے اور ابھی ڈیمانڈ موجود تھی۔ نماز کے بعد سوال وجواب کی نشست بھی ہوئی۔

بعد نماز مغرب امیر محترم نے راولپنڈی اور اسلام آباد کی تنظیموں کے امراء سے پہلے اجتماعی اور پھر ہر ایک امیر سے علیحدگی میں ملاقاتیں کیں اور بعض تنظیمی امور پر مشورہ کیا۔ 24ر مئی کو صبح کا وقت وزیراعظم کو پیش کی جانے والی یادداشت کی تیاری میں گزرا۔ اور 11 بجے دن انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی کے مرکزی آڈیٹوریم میں امیر محترم نے انگریزی زبان میں

"Essential Meanings of Khalifah and its constitutional structure in the modern age"

کے موضوع پر خطاب فرمایا۔ اس پروگرام میں یونیورسٹی کے اعلیٰ تعلیم یافتہ حضرات اور طلباء نے شرکت کی۔ اس پروگرام کا انتظام قرآن کالج کے ان تین طلباء نے کیا تھا اس پروگرام کا انتظام قرآن کالج سے بی اے کر کے انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی میں اعلیٰ تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ ان کے نام محمد سلیم ضیاء' سید ہشام مغربی اور محمد مصطفیٰ رمضان ہیں۔

وزیر اعظم پاکستان میاں محمد نواز شریف جب دوسری مرتبہ امیر تنظیم سے ملاقات کے لئے قرآن اکیڈمی تشریف لائے تھے تو امیر محترم نے ان سے ایک وفد کے ہمراہ اسلام آباد میں ملاقات کا وقت بھی لے لیا تھا۔ چنانچہ پروگرام کے مطابق تنظیم اسلامی کا ایک وفد جس میں امیر محترم کے علاوہ جنرل ایم ایچ انصاری نائب

(باقی صفحہ ۱۳ پر)

یادداشت بنام وزیراعظم پاکستان

از مرکزی مجلس عاملہ تنظیم اسلامی پاکستان۔ بتاریخ ۲۴ مئی ۹۷ء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

بخدمت گرامی میاں محمد نواز شریف وزیراعظم پاکستان' السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

محترم میاں صاحب! اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس وقت جو حیثیت عطا فرمائی ہے وہ ایک جانب بہت بڑا اعزاز واکرام ہے تو دوسری طرف اتنی ہی بڑی آزمائش اور امتحان بھی ہے۔

محترم میاں صاحب! اس حقیقت کا آپ کو تو خود ایک بار تجربہ ہو چکا ہے کہ حکومت واقتدار ہرگز کوئی مستقل اور دائمی چیزیں نہیں ہیں۔ بقول اقبال : "جو تھا نہیں ہے' جو ہے نہ ہوگا' یہی ہے ایک حرف محرمانہ"۔ لہٰذا اس مملکت خداداد پاکستان میں اسلامی ریاست یا بالفاظ دیگر نظام خلافت کے لئے دستور سازی کا جو عمل قرارداد مقاصد سے شروع ہوا تھا' اسے جلد از جلد پایہ تکمیل تک پہنچا کر برعظیم پاک وہند میں اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے اس عمل کو "بھٹکے ہوئے آہو کو پھر سوئے حرم لے چل" کے مصداق صحیح رخ پر ڈال دیجئے' جو حضرت مجدد الف ثانی سے علامہ اقبال تک کے چار سو سالہ عمل تجدید واحیاء دین پر مستزاد مسلمانان ہند کی نوے سالہ قومی مساعی جن کو بالآخر قائداعظم محمد علی جناح کی زیرک اور ولولہ انگیز رہنمائی اور لاکھوں مسلمانوں کی جانوں اور ہزارہا خواتین کی عصمتوں کی قربانیوں نے قیام پاکستان کی منزل تک پہنچایا تھا۔ تا کہ ایک جانب آپ اللہ اور رسول ﷺ کے محبوب بن جائیں اور دوسری جانب مسلمانان پاکستان ہی نہیں اسلامیان عالم کی آنکھوں کا تارا بن جائیں!

محترم میاں صاحب! پاکستان کے دستور میں اگرچہ ایک جانب اسلامی ریاست اور نظام خلافت کے جملہ دستوری تقاضے بتمام وکمال موجود ہیں لیکن دوسری جانب انہیں بالکل غیر موثر اور پابند سلاسل کرنے والی دفعات بھی موجود ہیں۔ اب اللہ کی نصرت وتائید کے بھروسے پر اور ایک جرات مومنانہ کے ساتھ صرف چند لفظی ترامیم سے سلطنت خداداد پاکستان کو کم از کم دستوری سطح پر اس عالمی خلافت علیٰ منہاج النبوت کا نقطہ آغاز بنایا جا سکتا ہے جس کے عالمی سطح پر قیام کی نوید جاں فزا نبی اکرم ﷺ کی صحیح احادیث مبارکہ میں موجود ہے۔ اور وہ لفظی ترامیم حسب ذیل ہیں :-

۱۔ الحمد للہ کہ ہمارے دستور میں "قرارداد مقاصد" دفعہ ۲۔ الف کی حیثیت سے موجود ہے جو اصولی اعتبار سے اسلامی ریاست یا نظام خلافت کے پورے اساسی فلسفے کو اپنے اندر سموئے ہوئے ہے۔ اس کے ضمن میں صرف اس چند لفظی صراحت کی مزید ضرورت ہے کہ "یہ قرارداد پورے دستور پر کلی طور پر حاوی ہوگی"۔

۲۔ دفعہ ۲۲۷ الف کو اس تشریح کے اضافے کے ساتھ کہ "قرآن اور سنت رسول ؐ کو پاکستان کے اعلیٰ ترین قانون کی حیثیت حاصل ہوگی" دفعہ ۲ ب کی حیثیت سے قرارداد مقاصد کے ساتھ ملحق کر دیا جائے۔

۳۔ دفعہ ۴۵ میں یہ صراحت کی جائے کہ صدر مملکت اس دفعہ کے تحت حاصل شدہ اختیار کو شرعی حدود کے ضمن میں شریعت اپیلیٹ بنچ آف سپریم کورٹ آف پاکستان کے فیصلوں میں کسی کمی یا تبدیلی کے لئے استعمال نہیں کر سکیں گے۔

۴۔ فیڈرل شریعت کورٹ اور سپریم کورٹ آف پاکستان کے شریعت اپیلیٹ بنچ کے سلسلے میں ضروری ہے کہ :-

(i) ان کے جج صاحبان کی شرائط ملازمت کو ہائی کورٹ اور سپریم کورٹ کے جج صاحبان کے مساوی بنایا جائے۔ اور

(ii) ان میں مستند اور جید علماء کی معتدبہ تعداد کی شمولیت لازمی بنائی جائے۔ (اس سلسلے میں خالص فنی اصطلاحات اور دستوری دفعات کے حوالوں کے ساتھ مطلوبہ ترامیم اس عریضے کے ساتھ منسلک ہیں)۔

(i) فیڈرل شریعت کورٹ کے قیام کے بعد اسلامی نظریاتی کونسل ایک غیر ضروری ادارہ ہے۔ اسے ختم کر کے اخراجات کی بچت کی جائے۔ گویا دستور کی دفعہ ۲۲۷ کی شق (i) اور (iii) کے علاوہ دستور کے پورے حصہ نہم کو ختم کر دیا جائے۔

جہاں تک ملکی معیشت کو سود کی لعنت سے پاک کر کے اللہ اور رسول ؐ سے جنگ بند کرنے کا سوال ہے جس کا اعلان بحمد اللہ خود آپ بھی اپنے نشری خطاب میں علی رؤس الاشہاد کر چکے ہیں' درج ذیل دو صورتوں میں سے ایک کو فوری طور پر اختیار کر لیا جائے :-

(i) فیڈرل شریعت کورٹ کے فیصلے کے خلاف سپریم کورٹ میں دائر شدہ اپیل واپس لے کر فیڈرل شریعت کورٹ ہی سے اس کے فیصلے کی تعمیل کے لئے ایک سال کی مزید مہلت کی درخواست کی جائے۔

(ii) سپریم کورٹ میں دائر شدہ اپیل کی فوری سماعت کا اہتمام کیا جائے اور اس کے لئے اپیلیٹ بنچ فی الفور تشکیل دیا جائے۔ اور اس کی سماعت کے دوران متبادل نظام کی تدوین کی مساعی جاری رکھی جائیں تا کہ اپیل کے فیصلے کے بعد تعمیل کے لئے کسی مزید مہلت کی ضرورت نہ ہو۔

حیات مودودیؒ کا آخری اور اہم ترین ورق

زندگی کے آخری ایام میں میاں طفیل محمد کے رویئے پر شدید صدمہ

اور

خود اپنی تین غلطیوں کا اعتراف!

مولانا مرحوم کے صاحبزادے ڈاکٹر احمد فاروق مودودی (مقیم امریکہ) کے چشم کشا انکشافات

روایت: شیخ جمیل الرحمٰن (کراچی)

"ندائے خلافت" کی حالیہ اشاعت (۲۱ / تا ۲۸ مئی) میں "حیات مودودیؒ کا ایک روشن ورق" پڑھ کر ایک جانب تو ؎ "کلکتے کا جو ذکر کیا تو نے ہم نشیں۔ اک تیر میرے سینے میں مارا کہ ہائے ہائے!" کے سے انداز میں بہت سی پرانی یادیں تازہ ہو گئیں۔ اور دوسری جانب یہ خیال آیا کہ میں بھی ایک امانت کے بوجھ سے سبکدوش ہو جاؤں جو کئی سال سے اپنے سینے میں لئے پھر رہا ہوں۔ ڈاکٹر سید احمد فاروق مودودی اور مولانا مرحوم کے دوسرے پسماندگان تو نامعلوم ایسی کتنی امانتوں کا بوجھ عربی مقولے "صدور الابرار صندوق الاسرار" (یعنی شریف لوگوں کے سینے رازوں کے بند خزانے ہوتے ہیں) کے مطابق اپنے سینوں میں چھپائے ہوئے ہیں، جنہیں وہ ع "مصلحت نیست کہ از پردہ بروں آید راز!" کے مصداق ابھی عام کرنا خلاف مصلحت سمجھتے ہوں، لیکن میرے نزدیک اب وقت آگیا ہے کہ ان رازوں کو عام کر دیا جائے۔

یہ ان دنوں کی بات ہے جب تنظیمی کام کے سلسلہ میں اغلباً اپریل ۹۴ء میں میرا لاہور جانے کا اتفاق ہوا تو محترم ڈاکٹر اسرار احمد مدظلہ سے معلوم ہوا کہ مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ کے صاحبزادے جناب ڈاکٹر احمد فاروق مودودی آج کل امریکہ سے پاکستان تشریف لائے ہوئے ہیں اور ڈاکٹر صاحب ان سے کئی بار ملاقات بھی کر چکے ہیں۔ میرے دل میں بھی موصوف سے ملاقات کا اشتیاق پیدا ہوا۔ چنانچہ میں نے فون پر رابطہ قائم کر کے وقت طے کیا اور ان کی خدمت میں حاضر ہو گیا۔ پہلی نظر میں تو ایسا محسوس ہوا کہ سید مودودیؒ کلین شیو صورت میں تشریف فرما ہیں ـــــ مجھے اچانک مولانا منظور نعمانیؒ کے وہ الفاظ یاد آ گئے جو انہوں نے مولانا مرحوم سے اپنی پہلی ملاقات کے متعلق لکھے تھے جو اغلباً ۳۶ء یا ۳۷ء میں ہوئی تھی۔ مولانا نعمانیؒ کے بیان کے مطابق سید مودودیؒ اس وقت کلین شیو تھے۔ مولانا نعمانی مرحوم نے لکھا تھا کہ سید مودودیؒ کے ترجمان القرآن میں ان کے فکر انگیز اور دین اسلام کی محبت سے لبریز مضامین پڑھ کر ان کی شخصیت کا جو ہیولا ان کے ذہن میں بنا تھا، اس کے بالکل متضاد صورتحال سے دوچار ہو کر وہ خاصے پریشان ہوئے تھے۔ لیکن مولانا نعمانیؒ نے آگے اس خیال کا بھی اظہار فرمایا تھا کہ جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے اس مادہ پرست مغربی ذہن سے مرعوب تعلیم یافتہ افراد کو دور جدید کے تقاضوں کے مطابق دین کے حکم و معارف کی تشریح کے لئے متکلمانہ صلاحیتیں عطا فرمائی ہیں، ان شاء اللہ العزیز اسی کی توفیق سے مولانا مودودیؒ کے ظاہر میں بھی تبدیلی آئے گی۔ اور جلد ہی مولانا نعمانیؒ کے اس خیال نے عملی صورت اختیار کر لی۔ وللہ الحمد والمنہ

ڈاکٹر احمد فاروق مودودی نے بڑے تپاک سے میرا خیر مقدم کیا اور فرمانے لگے کہ فون پر آپ کا نام سن کر ہی میں آپ کو پہچان گیا تھا، آپ میرے لئے بالکل اجنبی نہیں ہیں۔ میں ۵۶ء میں ابا جان کے ساتھ آپ کے مکان پر ایک دعوت طعام میں بھی شریک ہوا تھا۔ مزید برآں اسی دوران میں کراچی کی جماعت کے اکابر کے ساتھ آپ سے چند ملاقاتیں بھی ہوئی تھیں ـــــ ڈاکٹر صاحب موصوف سے ڈیڑھ گھنٹے نہایت خوشگوار ماحول اور عمروں کے تفاوت کے باوصف بے تکلفی کے ساتھ تبادلہ خیال ہوا۔ ان کی باتوں سے مترشح ہوا کہ وہ محترم ڈاکٹر اسرار احمد مدظلہ کی دعوت رجوع الی القرآن اور تحریک اقامت دین کے لئے تنظیم اسلامی کے قیام سے پورے شرح صدر کے ساتھ متفق ہیں۔ بلکہ تنظیم کے اصول و مبادی اور اس کے خصائص کے بھی پوری طرح موید ہیں۔ نیز طریق کار کو بھی بالکل صحیح سمجھتے ہیں ـــــ مجھے یاد پڑتا ہے کہ موصوف نے یہاں تک فرمایا کہ اگر ڈاکٹر صاحب مناسب خیال فرمائیں تو وہ تنظیم کی رفاقت کے لئے بھی خود کو پیش کرنے کے لئے آمادہ ہیں، لیکن مصلحت و حکمت کا تقاضا یہ ہے کہ ابھی توقف کیا جائے۔ چونکہ میرے اس سفر کا اصل مقصد یہ ہے کہ جماعت اسلامی سے "ترجمان القرآن" کی اشاعت واپس بالکلیہ "ادارہ ترجمان القرآن" کے زیر اہتمام حاصل کر لی جائے اور اسے جماعت اسلامی کے ترجمان کی حیثیت سے شائع کرنے کے بجائے فکر مودودی اور دعوت اسلامی یعنی تطہیر افکار اور تعمیر سیرت و کردار کا نقیب بنایا جائے۔ مزید برآں "تفہیم القرآن" کی مستقل اشاعت نیز اس کی رائلٹی کے متعلق بھی ایک نیا معاہدہ کیا جائے ـــــ ان کاموں کی انجام دہی سے قبل تنظیم اسلامی کی رفاقت ان کاموں کے حسب منشا انجام پانے میں رکاوٹ بن جائے گی۔

میرے پیش نظر یہ بات بھی تھی کہ اس ملاقات کے موقع پر میں ان سے سید مودودیؒ کے آخری ایام کے بارے میں کچھ کوائف معلوم کروں۔ ڈاکٹر مودودی کے تلطف و تکریم کو دیکھتے ہوئے میں نے اس کی جرات کر ہی ڈالی۔ چنانچہ ڈاکٹر صاحب موصوف نے بعض اہم باتیں بیان فرمائیں۔ ان باتوں کو میں اپنی یادداشت سے ضبط تحریر میں لا رہا ہوں۔ لیکن چونکہ ایک تو یہ باتیں کافی عرصہ گزرنے کے بعد لکھی جا رہی ہیں، دوسرے

روایت کے بیان میں تسامح یا حک و اضافہ کا پورا احتمال ہوتا ہے لہٰذا رب کریم سے یہ دعا کرتے ہوئے کہ ربنا لاتواخذنا ان نسینا او اخطانا تحریر کا آغاز کر رہا ہوں۔ میری کوشش ہو گی کہ مفہوم واضح ہو سکے وما توفیقی الا باللہ :

۱ - ڈاکٹر احمد فاروق صاحب نے بتایا کہ ایک روز جب وہ رات کو اپنے مطب سے فارغ ہو کر گھر آئے اور "اباجان" کی خدمت میں معمول کے مطابق حاضری دی تو ان کو حد درجہ مغموم پایا۔ یہاں تک کہ میں کہہ سکتا ہوں کہ میں نے اباجان کو زندگی بھر کبھی اتنا ملول اور غمگین نہیں دیکھا تھا۔ دریافت کرنے پر اباجان نے زبان سے تو کچھ نہیں کہا' البتہ اپنے تکئے کے نیچے سے ایک خط نکال کر میرے ہاتھ میں تھما دیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ "اباجان نے میاں طفیل محمد صاحب امیر جماعت اسلامی کو خط لکھا تھا کہ میری عربی کتابوں کی رائلٹی کی بڑی معقول رقم (اغلباً ۳۰ - ۴۰ ہزار ریال کے قریب) شام اور لبنان کے چند پبلشرز سے واجب الوصول ہے اور اب یہاں زیر علاج ہوں تو مجھے پیسوں کی شدید ضرورت ہے' اس لئے کہ میں حتی الامکان اپنی اولاد پر بوجھ نہیں بننا چاہتا۔ لہٰذا براہ نوازش وہ جناب خلیل حامدی صاحب کو وہاں بھیج کر اس رقم کی وصولیابی کا انتظام کر کے تعاون فرمائیں۔ ان کے سفر کے جملہ اخراجات میں خود برداشت کروں گا"۔ اباجان نے میاں طفیل محمد صاحب کا جوابی خط مجھے دیا۔ اس میں میاں صاحب نے لکھا تھا کہ "حامدی صاحب جماعت اسلامی کے ہمہ وقتی کارکن ہیں۔ ان کے ذمے بڑے اہم کام ہیں لہٰذا کسی "فرد" کے ذاتی کام کے لئے ان کا وقت صرف نہیں کرایا جا سکتا" (روایت بالمعنی)

۲ - ڈاکٹر احمد فاروق صاحب نے بتایا کہ مختلف مواقع پر اباجان سے جماعت اسلامی نیز پاکستان کے موجود الوقت حالات اور ان کے مستقبل کے بارے میں گفتگو اور تبادلہ خیال ہوتا رہا۔ ڈاکٹر صاحب سے جو کچھ معلوم ہوا اس کا حاصل یہ ہے کہ مولانا مرحوم کو اپنی پوری دعوتی اور تحریکی زندگی کے دوران اپنی تین غلطیوں کا شدت کے ساتھ احساس تھا :

اولاً ـــــ یہ کہ جماعت کا مسلسل انتخابات میں حصہ لیتے رہنا غلط تھا! (اس سے جو مفہوم میں نے سمجھا وہ یہ تھا کہ ۵۱ء میں پنجاب کے صوبائی انتخابات میں حصہ لینا تو غلط نہ تھا ـــــ لیکن ان کے نتائج کے پیش نظر اپنی حکمت عملی پر فی الفور نظر ثانی کر لینی چاہئے تھی۔ جمیل الرحمٰن)

ثانیاً ـــــ یہ کہ پاکستان کی صدارت کے لئے محترمہ فاطمہ جناح کی حمایت بھی مناسب نہیں تھی!

ـــــ اور

ثالثاً ـــــ یہ کہ خود انہوں نے جماعت اسلامی کی امارت سے دستبردار ہو کر بہت بڑی غلطی کا ارتکاب کیا۔ جس کے بعد ان کی حیثیت صرف ایک عام رکن کی رہ گئی' جو جماعت کی پالیسی پر اثر انداز نہیں ہو سکتا۔ (اس سے تائید ہوتی ہے اس واقعے کی بھی جو مولانا وصی مظہر ندوی صاحب نے بیان کیا' یعنی یہ کہ ۷۰ء کے انتخابات کے بعد' جماعت اسلامی کی مرکزی مجلس شوریٰ کے اجلاس میں مولانا مودودی مرحوم نے "بطور خاص" شرکت کی اور وہاں اپنی یہ حتمی رائے بیان کی کہ "پاکستان میں اسلامی نظام کا قیام انتخابات کے ذریعے ممکن نہیں ہے' اب ہمیں کچھ متبادل طریقوں پر غور کرنا چاہئے" ـــــ لیکن اس پر شوریٰ کے بعض نوجوان اور جوشیلے ارکان بالخصوص موجودہ "سیکرٹری جنرل" جناب سید منور حسن نے انتخابات میں حصہ لینے کے حق میں دلائل دینے شروع کئے ـــــ جس پر مولانا مرحوم ناراض ہو کر یہ کہتے ہوئے وہاں سے روانہ ہو گئے کہ : "یہ دلائل میں نے ہی آپ لوگوں کو "پڑھائے" تھے لیکن اب میں جس نتیجے پر پہنچ چکا ہوں' میں نے بیان کر دیا ہے ـــــ آگے آپ لوگ جانیں اور آپ کا کام!" ـــــ واضح رہے کہ مولانا وصی مظہر ندوی اس وقت شوریٰ کے رکن تھے! ـــــ جمیل الرحمٰن)

ڈاکٹر مودودی نے مزید کہا کہ میں نے اباجان" سے عرض کیا کہ آپ اپنے خیالات تحریر کر دیں یا املا کرا دیں۔ میں اس کی پاکستان بڑے پیمانے پر تشہیر کا انتظام کر دوں گا۔ اس پر اباجان" نے فرمایا کہ "بیٹا! میں نے خون پسینہ ایک کر کے جس گھروندے کو بنایا ہے اسے خود اپنے ہاتھوں کیسے توڑ دوں!" پھر کیا عجب ایک دو ٹھوکریں کھا کر اکابر جماعت کو خود ہی ہوش آ جائے اور وہ اپنی تدبیر کی غلطیوں کی جس کا سبب میں خود بھی ہوں اصلاح کر لیں اور صحیح و موثر طریق کار کی طرف رجوع کر لیں"۔

اسامہ بن لادن پر قاتلانہ حملے کی کوشش

افغانستان کے پہاڑوں میں مقیم شہرت یافتہ عرب مجاہد' اسامہ بن لادن گزشتہ ماہ قاتلانہ حملے سے بچ نکلنے کے بعد اپنے اہل و عیال سمیت قندھار منتقل ہو گئے ہیں۔ پشاور سے باخبر ذرائع کا کہنا ہے کہ اس کارروائی میں پاکستان کمانڈوز کا ایک بھاری دستہ ملوث تھا۔

پیشتر اس کے کہ کمانڈوز اسامہ کے کیمپ تک پہنچ پاتے ان کی طالبان سے مڈبھیڑ ہو گئی۔ جب طالبان نے مقابلے کے بعد انہیں غیر مسلح کر دیا تو پاکستانی سپاہیوں کا کہنا تھا کہ وہ منشیات کے خلاف کارروائی کے سلسلے میں افغانستان میں داخل ہوئے تھے۔ اگرچہ یہ بات اپنی جگہ درست ہے کہ امریکہ کے کہنے پر پاکستانی دستے منشیات کے خلاف کارروائیاں کرتے رہتے ہیں۔ لیکن کریسنٹ انٹرنیشنل کو باخبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ اس بار ان کا ہدف واقعتاً اسامہ ہی تھا۔

اسامہ پر حملے سے قبل پاکستانی کمانڈو پشاور کے قریب ایک گاؤں کو حملے کا نشانہ بنا چکے تھے جس میں عرب مجاہدین رہائش پذیر تھے۔ ۲۶/مارچ کے اس حملے میں جو ۳۲ گھنٹے سے اوپر جاری رہا کہ کم از کم ۲ مجاہد شہید ہوئے۔

امریکہ اور اس کے حواری عرب حکمرانوں کو روس کی فوجی شکست کے نتیجے میں جن ناموافق اثرات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے ان میں سے ایک یہ ہے کہ بہت سے عرب نوجوان چھاپہ مار جنگ میں تربیت حاصل کر گئے ہیں جو ان کے اقتدار کے لئے خطرے کا باعث بن رہے ہیں۔ چنانچہ پاکستان کی ہر آنے والی حکومت کو اپنے آقاؤں کی خوشنودی کے حصول کے لئے ان عرب مجاہدین کو نشانہ بنانے کا "فریضہ" ادا کرنا پڑ رہا ہے' حالانکہ ان میں سے بعض نے یہاں شادی کر کے پاکستانی شہریت حاصل کر رکھی ہے۔ جو عرب مجاہد اب تک پاکستانی حفاظتی اور خفیہ ایجنسیوں کے ہاتھ نہیں لگ سکے ان میں اسامہ بن لادن بھی شامل ہیں۔ طالبان کو داد دی جانی چاہئے کہ امریکہ اور پاکستان کا مرہون منت ہوتے ہوئے انہوں نے اسامہ کے معاملے میں پیٹھ نہیں دکھائی۔

اسامہ کی سعودی حکمرانوں اور جزیرہ نمائے عرب میں امریکی افواج کی موجودگی کی مخالفت کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں اور یہ وہ بات ہے جس سے اکثر مسلمانوں کو اتفاق ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسامہ کے خلاف کمانڈو آپریشن پر پاکستان میں غم و غصے کا اظہار کیا گیا ہے اور یہاں کے علماء کے ایک وفد نے اسامہ سے ملاقات کر کے ان کے موقف کی تائید کی ہے۔ (ماخوذ از : کریسنٹ انٹرنیشنل' ۱۵ مئی ۱۹۹۷ء)

گزشتہ ہفتہ کے دوران تنظیم اسلامی کے شعبہ نشرواشاعت کے تحت جاری کردہ پریس ریلیز

جو مکمل یا جزوی طور پر نمایاں قومی اخبارات میں شائع ہوئے

میاں نواز شریف نے ڈاکٹر اسرار احمد سے کوئی پناہ طلب نہیں کی

میاں طفیل محمد کو ایسا بیان دینے کی ضرورت کیوں پیش آئی!

لاہور (پ ر) ۲۱ مئی' تنظیم اسلامی کے ترجمان نے جماعت اسلامی کے سابق امیر میاں طفیل محمد کے اس بیان پر کہ "ڈاکٹر اسرار کی "پناہ یا اشیرباد" نواز شریف کو قاضی کی یورش سے نہیں بچا سکتی" پر حیرت اور تاسف کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ میاں طفیل صاحب جیسی قابل احترام اور بزرگ شخصیت کو ایسا بیان دینے کی ضرورت کیوں پیش آئی۔ تنظیم اسلامی کے ترجمان نے کہا کہ امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد پاور پالیٹکس سے الگ رہتے ہوئے کتاب و سنت کی بالادستی کے قیام کے لئے انقلابی جدوجہد میں مصروف ہیں اور محض جماعتی مفادات اور ذاتی اختلافات کی وجہ سے حکمرانوں کی ٹانگ گھسیٹنے کی پالیسی کو دین وملت کے لئے زہر قاتل سمجھتے ہیں۔ ترجمان نے کہا کہ وزیر اعظم میاں محمد نواز شریف نے ڈاکٹر اسرار احمد سے نہ کوئی پناہ طلب کی ہے اور نہ ہی ہمارے پاس ایسی کوئی "پناہ گاہ" موجود ہے البتہ امیر تنظیم اسلامی نے ماضی میں بھی ملک کے حکمران طبقہ کو نفاذ اسلام کے لئے مثبت اور پر خلوص مشورے دیئے ہیں اور وہ اب بھی ایسا ہی کر رہے ہیں۔ وزیر اعظم میاں نواز شریف اور ان کے قابل احترام والد ڈاکٹر اسرار احمد سے ملاقات کے لئے تشریف لائے تو ہم نے ان کی بحیثیت مہمان کے پذیرائی کی جو کہ ہمارا اخلاقی فریضہ تھا۔ تنظیم کے ترجمان نے کہا کہ امیر تنظیم اسلامی نے دین اسلام کے خادم اور داعی قرآن کی حیثیت سے حق نصیحت ادا کرتے ہوئے میاں محمد نواز شریف پر دوٹوک الفاظ میں واضح کیا کہ قرآن و سنت کو سپریم لاء بنانا اور ملکی معیشت سے سود کا خاتمہ وزیر اعظم کا دینی اور آئینی فریضہ ہے جسے پورا کئے بغیر دنیا و آخرت میں کامیابی کا کوئی امکان نہیں ہے۔ ترجمان نے کہا کہ دستوری سطح پر قرآن و سنت کی بالادستی کے نفاذ ہی سے حقیقی پناہ گاہ میسر آسکتی ہے اور ایسا کر لینے کے بعد کسی "دوسرے کی یورش" سے انہیں کوئی خطرہ نہیں ہوگا۔

☆ ☆ ☆

طالبان افغانستان میں جلد اسلامی ریاست قائم کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے

لاہور (پ ر) ۲۶ مئی' امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد نے افغانستان کی طالبان حکومت کو تسلیم کرنے کے حکومتی فیصلے کا زبردست خیر مقدم کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ نہایت مناسب اور بروقت فیصلہ ہے جس کے مثبت اثرات جلد ظاہر ہوں گے۔ ڈاکٹر اسرار احمد نے امید ظاہر کی کہ طالبان افغانستان میں عنقریب ایک مثالی اسلامی ریاست کے قیام میں کامیاب ہو جائیں گے۔ جو اگر اللہ نے چاہا تو عالمی سطح پر نظام خلافت کے قیام کا پیش خیمہ ثابت ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ ایران کا یہ خدشہ درست نہیں ہے کہ افغانستان کی طالبان حکومت افغان اہل تشیع سے امتیازی سلوک کرے گی۔ امیر تنظیم اسلامی نے امید ظاہر کی کہ افغانستان میں نہ صرف تمام مسالک کو پرسنل معاملات اپنے اپنے مسلک کے مطابق طے کرنے کی آزادی حاصل ہوگی بلکہ اقلیتوں کی جان ومال اور عزت و آبرو کا تحفظ بھی اسلامی تعلیمات و قوانین کے مطابق کیا جائے گا۔ انہوں نے اپنے اس یقین کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اب پاکستان میں بھی اسلامی نظام کے قیام کا راستہ نہیں روکا جا سکے گا اور مملکت خداداد پاکستان میں بھی لازماً نظام خلافت قائم ہو کر رہے گا۔ اور یہ پورا خطہ اسلام کے عالمی غلبہ کے ضمن میں وہ تاریخی کردار ادا کرے گا جس کی بشارت نبی اکرمؐ کے فرامین میں واضح طور پر موجود ہے۔

اسلامی حکومت کے قیام سے افغانستان نظام خلافت کا گہوارہ بن سکتا ہے

امیر تنظیم اسلامی کی اسلام آباد میں افغانستان کے سفیر سے ملاقات

لاہور (پ ر) ۲۷ مئی' امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد نے پانچ رکنی وفد کے ہمراہ افغانستان کے سفیر مولوی شہاب الدین دلاور سے اسلام آباد میں ملاقات کی۔ انہوں نے تقریباً پورے افغانستان پر طالبان کی حکومت کے قیام پر دلی مسرت اور نیک خواہشات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ افغانستان میں اسلامی حکومت کے قیام سے نہ صرف یہ خطہ نظام خلافت کا گہوارہ بن جائے گا بلکہ پاکستان اور افغانستان پر مشتمل خطے کو امت مسلمہ کے مرکز کی حیثیت حاصل ہو جائے گی۔ تنظیم اسلامی کے ترجمان نے ملاقات کی تفصیلات بیان کرتے ہوئے بتایا کہ ڈاکٹر اسرار احمد نے افغان سفیر کو بتایا کہ احادیث نبویہ میں وارد شدہ پیشین گوئیوں کی رو سے افغانستان اور پاکستان کی سرزمین سے اسلام کے عالمی غلبے کی تحریک برپا ہوگی۔ افغان سفیر نے طالبان حکومت کے بارے میں امیر تنظیم اسلامی کی طرف سے نیک خواہشات کے اظہار پر جواباً خوشی کا اظہار کیا اور امیر تنظیم اسلامی کو دورۂ افغانستان کی دعوت دی۔ امیر تنظیم اسلامی نے دورۂ افغانستان کی دعوت قبول کرتے ہوئے جلد افغانستان آنے کا وعدہ کیا۔ افغان سفیر مولوی شہاب الدین نے ڈاکٹر اسرار احمد کو طالبان حکومت کے عزائم کے بارے میں بتاتے ہوئے کہا کہ طالبان کی حکومت کا مقصد دنیا کا اقتدار نہیں ہے بلکہ افغانستان میں مکمل طور پر اسلامی نظام کا نفاذ ہمارا اصل مشن ہے۔ افغان سفیر نے امیر تنظیم اسلامی کی قرآنی تحریک اور نظام خلافت کے قیام کے مشن کو سراہتے ہوئے بتایا کہ طالبان حکومت کے اعلیٰ نمائندے آپ کی دینی خدمت اور قرآنی تحریک سے بخوبی آگاہ ہیں اور اسے قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

مجھ سے منسوب بیان کہ نواز شریف کے سر پر خلیفہ کا تاج سجایا جا سکتا ہے' قطعی طور پر من گھڑت ہے

این این آئی کی جاری کردہ خبر کے رد عمل میں امیر تنظیم کا تردیدی بیان

لاہور (پ ر) ۲۷ مئی' امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد نے پریس کانفرنس کے حوالے سے اخبارات میں شائع ہونے والے خود سے منسوب اس بیان کی سختی سے تردید کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ بیان قطعی طور پر غلط اور من گھڑت ہے کہ "اگر وزیر اعظم آئین سے غیر اسلامی دفعات خارج کر دیں تو نواز شریف کے سر پر خلیفہ کا تاج سجایا جا سکتا ہے"۔ ڈاکٹر اسرار احمد نے کہا کہ پریس کانفرنس میں میں نے واضح اور غیر مبہم الفاظ میں یہ کہا تھا کہ اگر شریعت کو سپریم لاء بنانے کے لئے آئین میں مجوزہ ترامیم کر دی جائیں تو کم از کم پاکستان میں دستوری سطح پر نظام خلافت کے قیام کے تقاضے پورے ہو جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ ہم پریس کی آزادی کے حق کو تسلیم کرتے ہیں مگر دروغ گوئی اور حقائق کو مسخ کرنا اخلاقی اعتبار سے تحت قبیح فعل ہے چنانچہ ایسی مادر پدر آزاد صحافت کی حمایت نہیں کی جا سکتی۔ امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد نے اخبارات اور نیوز ایجنسیوں سے کہا کہ وہ مذکورہ من گھڑت بیان کی واضح اور نمایاں انداز میں تردید شائع کر کے اپنی غلطی کی تلافی کریں۔

ہفتہ رفتہ کی اہم خبریں

پاکستان نے طالبان کی حکومت کو تسلیم کر لیا

پاکستان کے وزیر خارجہ گوہر ایوب خان نے ایک ہنگامی پریس کانفرنس طلب کر کے اعلان کیا کہ حکومت پاکستان نے افغانستان میں طالبان کی حکومت کو تسلیم کر لیا ہے۔ حکومت پاکستان نے توقع ظاہر کی ہے کہ اقوام متحدہ، او آئی سی اور دیگر عالمی تنظیمیں بھی اسلامی جمہوریہ افغانستان کی نئی حکومت کو تسلیم کر لیں گی۔ وزیر خارجہ نے کہا کہ 18 سالہ طویل جنگ نے افغانیوں کے مصائب کو انتہا تک پہنچادیا تھا۔ پڑوسی ملک ہونے کے ناطے پاکستان بھی افغان تنازعہ سے براہ راست متاثر ہوا۔ انہوں نے عالمی برادری سے اپیل کی کہ ربانی حکومت ختم ہو چکی ہے لہٰذا نئی حکومت جو اپنا اقتدار مستحکم کر کے افغانستان میں امن وامان قائم کرنے میں کامیاب ہو گئی ہے اسے تسلیم کیا جائے۔ پاکستان نے طالبان کی قیادت کے اس بیان کو سراہا ہے جس میں انہوں نے واضح طور پر کہا ہے کہ طالبان عدم مداخلت کی پالیسی پر سختی سے کاربند ہیں۔ وزیر خارجہ نے کہا کہ افغانستان میں نئی حکومت کو تسلیم کرنا وقت کے تقاضوں کے عین مطابق ہے۔ (بحوالہ نوائے وقت 26 مئی)

پاکستان میں بلاسود بینکاری سے مساوی تقسیم دولت کی راہ ہموار ہوگی۔ یورپ میں بھی بلاسود بینکاری کا تصور ابھر رہا ہے
ڈاکٹر رفیق احمد

پاکستان کے معروف ماہر معاشیات اور پنجاب یونیورسٹی کے سابق وائس چانسلر نے نوائے وقت میں اپنے ایک بیان میں بلاسود بینکاری کو پاکستان میں قابل عمل قرار دیا ہے اور یہ نوید سنائی ہے کہ اس طرح دولت کی مساوی تقسیم کی راہ ہموار ہو جائے گی اور اب تو یورپ میں بھی بلاسود بینکاری کا تصور ابھر رہا ہے۔

درحقیقت یہ ممکن ہی نہیں کہ جس شے کو اللہ رب العزت نے حرام قرار دیا ہو وہ کسی معاشرے کے لئے کسی بھی دور میں ناگزیر ہو جائے۔ بلاشبہ اگر کوئی برائی معاشرے میں رچ بس گئی ہو تو اس کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنا آسان نہیں ہوتا لیکن نیت ہو تو عزم وہمت سے کام لے کر اس ناسور کو ختم کیا جا سکتا ہے۔ الحمد للہ ہمارے بہت سے ماہرین معاشیات کو سود کی تباہ کاریوں پر انشراح ہو رہا ہے۔ بلاشبہ یہ لعنت have اور have not کے درمیان خلیج کو وسیع کرتی ہے اور طبقاتی نفرت میں اضافہ کا باعث بنتی ہے۔ (بحوالہ نوائے وقت 22 مئی)

تنظیم اسلامی کے ارکان نظام خلافت کے لئے جدوجہد تیز کر دیں
ڈاکٹر اسرار احمد کا پیغام

تنظیم اسلامی کے امیر ڈاکٹر اسرار احمد نے قرآن آڈیٹوریم میں تنظیم اسلامی حلقہ لاہور کے رفقاء سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ نظام خلافت کے قیام کے لئے وہ اپنی جدوجہد تیز کر دیں۔ تحریک خلافت کے حوالے سے برصغیر کی سابقہ روایات یہ ہیں کہ عوام نے ایسے جوش اور جذبہ سے اس میں حصہ لیا کہ مہاتما گاندھی جیسی شخصیت کو بھی اس میں شریک ہونا پڑا۔

درحقیقت جب کسی تحریک کے کارکن مشنری جذبہ سے کام کریں اور اپنے ہدف کو حاصل کرنے کے لئے تن من دھن لگا دیں تو کوئی وجہ نہیں کہ وہ عوامی سطح پر حرکت پیدا کرنے میں کامیاب نہ ہوں بالخصوص جب وہ یہ کام فی سبیل اللہ کر رہے ہوں اور کوئی دنیوی منفعت پیش نظر نہ ہو۔ تحریکیں چلانے کے لئے کارکنوں کو بے خطر کودنا پڑتا ہے تحفظات کے ساتھ چلا جائے تو انقلاب نہیں آیا کرتے۔ (بحوالہ نوائے وقت 23 مئی)

تعلیم کو کچھ نہ ملا، اقراء سرچارج کے 42 ارب دوسرے شعبے کھا گئے

روزنامہ جنگ کی یہ خبر کہ اقراء سرچارج سے جمع ہونے والے 42 ارب روپے میں سے تعلیمی سرگرمیوں پر کچھ خرچ نہیں کیا گیا انتہائی افسوس ناک ہے۔ اس وقت پاکستان میں خواندگی کی شرح دنیا کے دوسرے ممالک کے مقابلے میں بہت کم ہے۔ جہالت کے اندھیروں کو صرف علم کی شمع روشن کرنے سے دور کیا جا سکتا ہے۔ حکومت کا فرض ہے کہ آئندہ اقرا سرچارج سے حاصل ہونے والی رقم کو صرف تعلیم عام کرنے اور اس کا معیار بہتر کرنے پر خرچ کرے۔

(بحوالہ روزنامہ جنگ)

آٹھ ہزار جرمن خواتین نے اسلام قبول کر لیا

اے این این نے خبر دی ہے کہ جرمنی کی ایک خاتون ریسرچ سکالر کے جائزے کے مطابق اس وقت جرمنی کی خواتین اسلام کی جانب تیزی سے راغب ہو رہی ہیں۔ گزشتہ چار سال میں آٹھ ہزار سے زائد خواتین اسلام قبول کرنے کا اعلان کر چکی ہیں۔ ان نو مسلم خواتین نے باقاعدہ اپنی علیحدہ تنظیم جمعیت تعلیم القرآن کے نام سے قائم کر لی ہے۔ مذکورہ ریسرچ سکالر جو اس موضوع پر ایم اے کر رہی ہیں کا کہنا ہے کہ جرمنی میں اخلاقی انحطاط، بڑھتی ہوئی عریانی اور اخلاقی اقدار کی پامالی نے ان نوجوان لڑکیوں کو اسلام کی آغوش میں پناہ لینے پر مجبور (بحوالہ ماہنامہ پاکستان)

بھارت ایٹمی معاہدوں پر دستخط کر دے
روس کی تجویز گجرال نے مسترد کر دی

روس نے کہا ہے کہ بھارت ایٹمی ہتھیاروں کے عدم پھیلاؤ کے معاہدے N.P.T اور ایٹمی دھماکوں پر مکمل پابندی کے معاہدے سی ٹی بی ٹی پر دستخط کر دے۔ روس خود اس پر دستخط کر چکا ہے۔ تاہم بھارت کے وزیر اعظم آئی کے گجرال نے کہا ہے کہ بھارت ان معاہدوں پر دستخط نہیں کرے گا۔ (بحوالہ پاکستان 21 مئی)

بھارت کی ایٹمی آبدوز تیاری کے آخری مراحل میں

بھارتی جریدہ پائنیر نے انکشاف کیا ہے کہ بھارت اپنی ایٹمی آبدوز کی تیاری کے آخری مراحل میں ہے۔ اور جنوبی ریاست تامل ناڈو میں کلپکام میں پروٹوٹائپ ٹیسٹنگ سنٹر میں اس کا تجربہ کرنے والا ہے۔ (بحوالہ نوائے وقت 22 مئی)

سانحہ ارتحال

تنظیم اسلامی کے بزرگ رفیق اور انجمن خدام القرآن سندھ، کراچی کے جنرل سیکرٹری شیخ جمیل الرحمٰن کے بھتیجے کا ایک سڑک کے حادثے میں ۱۳ مئی صبح کو ۸ بجے قضائے الٰہی سے انتقال ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون اور اللھم اغفرلہ وارحمہ۔ ان کی عمر قریباً چھپن سال تھی۔ قارئین کرام سے مرحوم کے لئے مغفرت کی اور لواحقین کے لئے صبر جمیل کی دعا کی درخواست ہے۔

مرسلہ: عبدالرحمٰن ہنگورہ، کراچی

بقیہ : روداد سفر

امیر برائے سیاسی امور' ڈاکٹر عبدالخالق امیر حلقہ پنجاب شرقی و پنجاب شمالی' جناب شمس الحق اعوان ناظم حلقہ پنجاب شمالی' جناب ظفرالامین اور راقم الحروف شامل تھے' دوپہر ڈیڑھ بجے وزیر اعظم ہاؤس پہنچے۔ تھوڑی ہی دیر میں میاں محمد جناب نواز شریف صاحب اپنے ساتھیوں کے ہمراہ تشریف لے آئے۔ جن میں راجہ ظفر الحق' اسحاق ڈار' جسٹس غوث علی شاہ' جنرل مجید ملک وغیرہ شامل تھے۔ سب سے پہلے امیر محترم کی امامت میں نواز شریف سمیت سب حضرات نے نماز ظہر ادا کی۔ نماز سے فراغت کے بعد امیر محترم نے خصوصی طور پر تیار کردہ یادداشت پڑھ کر سنائی۔ یہ یادداشت اس شمارے میں علیحدہ سے شائع کی گئی ہے۔ بعد نماز عصر واہ کینٹ کی جامع مسجد لالہ رخ میں خطاب کے لئے روانگی ہوئی۔ بعد نماز مغرب مذکورہ مسجد میں امیر محترم نے عظمت شہادت کے موضوع پر مفصل خطاب فرمایا۔ آپ نے فرمایا کہ شہادت کا جو مفہوم عام طور پر سمجھا جاتا ہے یعنی کہ اللہ کی راہ میں قتل ہو جانا' قرآن مجید میں یہ لفظ بالعموم اس مفہوم میں استعمال نہیں ہوا۔ اللہ کی راہ میں جان دینے کے لئے قتال فی سبیل اللہ کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔ آپ نے شہادت کی حقیقت کو سمجھانے کے لئے قرآن مجید کے مختلف مقامات سے استشہاد کیا اور اس کے اصل مفہوم کو لوگوں کے سامنے پیش کیا۔ مسجد میں کثیر تعداد میں لوگ جمع تھے اور امیر محترم کے خطاب کو ہمہ تن گوش ہو کر سن رہے تھے۔ رات کو کافی دیر سے واپسی ہوئی۔

25 مئی کو صبح 9:30 بجے امیر محترم نے تنظیم اسلامی کے ایک پرانے رفیق محمد نیاز مرزا کو دعوت ملاقات دی تھی ان سے تفصیلی گفتگو ہوئی۔ دس بجے اسلام آباد اور راولپنڈی کے رفقاء کا اجتماع فیری لینڈ ہائی سکول میں شروع ہوا جہاں رفقاء کو امیر محترم کے اس خطاب کا آڈیو کیسٹ سنایا گیا جو موصوف نے لاہور کے رفقاء کے اجتماع میں 19 مئی کو کیا تھا۔ کھانے اور نماز ظہر کے بعد راقم نے مختصر خطاب کیا اور اس کے تھوڑی دیر بعد ہی امیر محترم پریس کانفرنس سے فارغ ہو کر تشریف لے آئے۔ آپ نے رفقاء کے سوالات کے جواب دیئے اور آخر میں ڈاکٹر عبدالخالق کو حلقہ پنجاب شرقی کے ساتھ ساتھ حلقہ پنجاب شمالی کا بھی امیر مقرر کرنے کا بھی اعلان فرمایا۔

بعد نماز عصر انجمن خدام القرآن کے زیر اہتمام منعقدہ سیمینار میں شرکت کے لئے امیر محترم اسلام آباد ہوٹل پہنچے۔ اس سیمینار میں "ملکی معیشت کی تباہی کے اسباب" کے موضوع پر امیر محترم نے مفصل خطاب فرمایا۔ دیگر مقررین میں راجہ ظفرالحق' ڈاکٹر سید طاہر وغیرہ شامل تھے۔ 26 مئی کو صبح 9 بجے امیر محترم نے تنظیم اسلامی کے وفد کے ہمراہ آزاد کشمیر کے سابق وزیر اعظم سردار عبدالقیوم خان سے ان کے مکان پر ملاقات کی اور باہمی دلچسپی کے امور پر گفتگو ہوئی۔ وہاں سے واپسی پر ڈاکٹر سید طاہر صاحب سے ملاقات میں سود سے متعلق بعض فقہی مسائل پر مفصل گفتگو ہوئی۔ ساڑھے گیارہ بجے پروگرام کے مطابق امیر محترم نے تنظیمی وفد کے ہمراہ افغان سفیر مولوی شہاب الدین دلاور صاحب سے ان کے دفتر میں ملاقات کی اور انہیں طالبان حکومت کو پاکستان کی حکومت کی طرف سے تسلیم کئے جانے پر مبارک باد پیش کی اور نیک خواہشات کا اظہار کیا۔ جواب میں افغان سفیر نے بھی نہایت عمدہ انداز میں امیر محترم کی خدمت قرآنی کا اعتراف کرتے ہوئے امیر محترم کو افغانستان کے دورہ کی دعوت دی اور کہا کہ ہمیں بل کلنٹن یا نواز شریف کے افغانستان آنے کی اتنی خوشی نہیں ہوگی جتنی آپ جیسے عالم دین کے آنے سے ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ ہم چاہتے ہیں کہ آپ جیسے لوگ وہاں آئیں اور ہمیں ہماری کوتاہیوں سے مطلع کریں تاکہ ہم بہتر طور پر اپنی ذمہ داریوں کو ادا کر سکیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہمیں زمین کو فتح کرنے کی خواہش نہیں ہے بلکہ ہم اقامت دین اور اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے جدوجہد کر رہے ہیں۔ دوپہر کو کھانے اور نماز ظہر کے بعد ہمارا چھ روزہ دورہ اختتام کو پہنچا اور ہم براستہ سڑک رات ساڑھے آٹھ بجے لاہور واپس پہنچے۔ فالحمد للہ

بقیہ : خطاب جمعہ

اقتصادی قبضہ جمانے کا منصوبہ ہے جس کے تحت یہودی دنیا کو کچھ ریجن میں تقسیم کرنا چاہتے ہیں۔ اس اکنامک ریجن کا چودھری وہ بھارت کو بنانا چاہتے ہیں۔ جہاں تک بھارت سے تجارتی تعلقات استوار کرنے کا معاملہ ہے تو بھارت سے ہمارے تعلقات اس طرح استوار ہونے چاہئیں کہ وہ ہمارے ہاں تجارت کو آئیں اور ہم ان کی ثقافت کا توڑ دعوت اور قرآنی فکر کی شمشیر سے کریں کیونکہ کامیابی کے لئے قرآن سے بڑا کوئی ہتھیار نہیں ہے۔ آخر میں محترم ڈاکٹر صاحب نے نمازیوں سے کہا کہ اگر وہ رجوع الی القرآن کی اس تحریک میں کوئی حصہ ڈالنا چاہتے ہیں تو اس کے تین طریقے ہیں :

1) احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں انجمن کی رکنیت اختیار کریں۔
2) قرآن کالج میں اپنے ذہین بچوں اور متعلقین کو ایف اے اور بی اے کی کلاسز میں داخل کروائیں۔
3) رجوع الی القرآن کی دعوت پر مبنی ایک سالہ کورس میں شرکت کر کے دین کی انقلابی تعلیمات سے فیض یاب ہوں۔

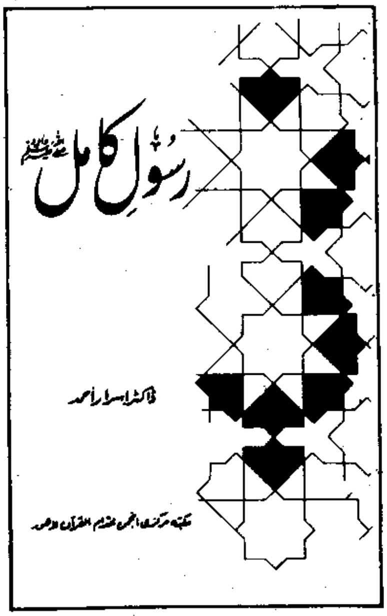

اشاعت خاص - ۱۶/ روپے' عام - ۱۰/ روپے

بقیہ : حدیث امروز

لازم ہے کہ قرآن وسنت کی روشنی میں اپنی اپنی ذمہ داریوں کا احساس کریں۔ گوشت پوست کے بتوں کی پوجا چھوڑ کر ایک خدا کے ہو جائیں اور اس کے رسول اکرم ﷺ کی پیروی اختیار کرتے ہوئے حق کو پہنچائیں اور اسی کا ساتھ دیں۔ ورنہ تباہی اب کوئی دور کی بات نہیں۔ عوام جان لیں کہ جیسے حکمران اپنے کاندھوں پر بٹھائیں گے ویسا ہی وہ ہم سے سلوک کریں گے۔ اور حکمران سن لیں کہ دوسروں پر اٹھنے والی انگلی اگر خود ٹیڑھی ہو تو اس کا نشانہ سیدھا نہیں ہوتا۔ ماضی کی روشنی میں حال کو سنواریئے کہ خوشحال ہی اچھے مستقبل کی ضمانت ہوا کرتا ہے۔

رفقائے کراچی کا ایک روزہ دعوتی و تربیتی پروگرام

ملکی اور عالمی حالات کے مشاہدے کی روشنی میں تنظیم اسلامی کے موقف سے عوام کو آگاہ کرنا احیائی تحریک کی ایک ناگزیر ضرورت ہے۔ چنانچہ اس ضرورت کے پیش نظر تنظیم اسلامی ضلع وسطی نمبر2 کے زیر اہتمام فیڈرل بی ایریا میں اجتماع منعقد ہوا۔ 15 مارچ کو پروگرام کا آغاز بعد نماز عشاء نقیب اسرہ جناب یونس واجد کی تقریر سے ہوا۔ ان کے خطاب کا موضوع "شادی بیاہ کی رسومات قرآن وسنت کی روشنی میں" تھا۔ حکومت کی جانب سے شادی کے موقع پر کھانوں پر لگائی گئی پابندی کے تناظر میں گفتگو اہمیت کی حامل رہی۔ 16 مارچ کی صبح 9 بجے جناب اختر ندیم صاحب نے امیر محترم کی جانب سے دستور پاکستان کو اسلامی بنانے کی غرض سے حکومت کو دیئے گئے مشوروں کی روشنی میں "مذاکرہ" کی صورت میں پروگرام منعقد کروایا۔ مذاکرے میں یہ بات سمجھانے کی کوشش کی گئی کہ دستور میں کون کون سی تبدیلیاں کی جائیں کہ جس کے نتیجے میں نظام خلافت کے قیام کی دستوری سطح پر تکمیل ہو جائے گی۔ بعد ازاں، تنظیم اسلامی ضلع شرقی نمبر3 کے امیر جناب انجینئر نوید احمد نے حکمت واحکام جمعہ کے عنوان سے درس قرآن دیا۔ نماز اور کھانے کے وقفے کے بعد جناب اختر ندیم نے "عالمی حالات اور ہم" کے عنوان سے خطاب کیا۔ انہوں نے ان عالمی سازشوں کو بے نقاب کیا جو عالم اسلام کے خلاف دشمنان اسلام نے شروع کر رکھی ہیں۔ بعد ازاں تنظیم اسلامی ضلع شرقی نمبر2 کے امیر جناب اعجاز لطیف نے قرآن وسنت کی روشنی میں عریانی و فحاشی کے معاشرے پر مضر اثرات پر گفتگو کی اور اس کی اشاعت میں مصروف عناصر کے بارے میں قرآن کریم کا یہ فیصلہ پڑھ کر سنایا کہ ایسے لوگوں کو دنیا میں ذلت ورسوائی اور آخرت میں شدید عذاب کا سامنا کرنا ہوگا۔ بعد نماز عصر راقم نے تنظیم اسلامی کی دعوت پیش کی۔ "تنظیم اسلامی کی دعوت اصلاً بندگی رب ہی کی دعوت ہے جو تمام انبیاء اور رسول علیہم السلام پیش کرتے رہے"۔ جناب عابد جاوید خان نے مطالعہ حدیث کے پروگرام میں حضرت معاذ بن جبلؓ کے حوالے سے اس حدیث کا مطالعہ کروایا جس میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کلمہ کو دین کی جڑ، نماز اور زکوٰۃ کو اس کا تنا اور جہاد فی سبیل اللہ کو اس کی چوٹی قرار دیا ہے۔ (رپورٹ: محمد سمیع)

رفقاء فیصل آباد کی دعوتی سرگرمیاں

فیصل آباد کی دونوں تنظیموں کے رفقاء کا شب بسری کا مشترکہ پروگرام مسجد عمر صادق مارکیٹ مسجد عمر صادق مارکیٹ ۱۳ مارچ کی شب جمعہ کو منعقد ہوا۔ تنظیم اسلامی غربی کے ۱۵ اور شرقی کے ۷ رفقاء مسجد عمرؓ میں جمع ہوئے۔ نماز مغرب کے بعد میاں محمد اسلم نے اپنے خطاب میں کہا کہ نفلی عبادات کو مخفی رکھنا چاہئے جب کہ فرائض کو کھلے بندوں ادا کیا جانا چاہئے۔ آج کے مادی دور میں دینی فرائض پر کئی پردے پڑ گئے ہیں۔ چنانچہ لوگوں کو فرائض کی ترغیب کے ساتھ ساتھ نوافل کی بھی یاد دہانی کروائی جائے۔ حافظ ارشد نقیب اسرہ فیصل آباد شہر نے حقیقت موت کے موضوع پر جبکہ میاں محمد اسلم نے سورہ توبہ کی آیت نمبر ۲۴ پر درس دیا۔ حکیم سعید صاحب نے حقیقت انسان پر اور محمد فاروق نقیب اسرہ نگہبان پورہ نے سیرت صحابہؓ ' ڈاکٹر عبدالروف اور محسن ندیم نے فرائض دینی کے جامع تصور پر روشنی ڈالی۔ نماز عشاء کے بعد کفیل ہاشمی صاحب نے سورۂ منافقون پر درس دیا۔ ملک احسان الٰہی صاحب نے نماز کی اہمیت اور اس کا نبوی طریقہ کار واضح کیا۔ اس کے بعد تمام رفقاء نے کھانا تناول کیا' یاد رہے کہ ہر رفیق اپنے گھر سے کھانا ساتھ لے کر آیا تھا۔ گیارہ بجے رات ڈاکٹر عبدالسمیع صاحب نے سورہ صف کے حوالے سے ایمان افروز درس دیا جس میں جہاد و قتال کے فرق کو واضح کیا۔ انہوں نے علامہ اقبال کے حوالے سے کہا کہ مجاہد کی اذان اور "ملاں" کی اذان میں بہت فرق ہے۔ مجاہد اپنے خون سے دین کی حفاظت کی شہادت دیتا ہے۔ امیر حلقہ غربی پنجاب جناب رشید عمر اور معتمد حلقہ شاہد مجید نے بھی پروگرام میں شرکت کی۔ امیر حلقہ نے اپنے خطاب میں رفقاء کو بتایا کہ سالانہ اجتماع سے اب تک ۵۳ نئے رفقاء حلقہ میں شامل ہو چکے ہیں۔

رپورٹ: میاں محمد یوسف
(معتمد تنظیم اسلامی غربی فیصل آباد)

لاہور شرقی کا اجتماع

تنظیم اسلامی لاہور کا تنظیمی اجتماع ۶ مئی کو قرآن اکیڈمی لاہور میں منعقد ہوا' جس میں لاہور شرقی کے امیر جناب محمود عالم میاں نے سورہ شوریٰ کی آیات کا درس دیا۔ بعد ازاں جناب محمد اشرف وصی نے رفقاء سے خطاب کرتے ہوئے ملتزم رفقاء کے تربیتی و مشاورتی اجتماع کے حوالے سے رفقاء کے نظم کی کیفیت کا جائزہ لیا۔ انہوں نے رفقاء کو نظم کی اہمیت اور ضرورت کا احساس دلایا۔ رفقاء لاہور شرقی نے بھی بھرپور طریقے سے اپنے خیالات کا اظہار کیا اور آئندہ کے لئے تنظیم کی کارگردگی کو بہتر بنانے کے لئے کئی مشورے دیئے۔

"انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور میں اذان خلافت"

۱۹/ مارچ کے دن پاکستان کے سب سے بڑے صوبے کی سب سے بڑی فنی علوم کی درسگاہ انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور میں تنظیم اسلامی کے امیر اور داعی تحریک خلافت کے لیکچر کا اہتمام کیا گیا۔ یونیورسٹی میں ۱۹ سے ۲۳ مارچ تک گولڈن جوبلی تقریبات کے پروگرام ترتیب دیئے گئے۔ طلبہ میں فکر اسلامی کی آبیاری کے لئے کوشاں اسلامک سوسائٹی نے اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے "پاکستان کی بقا اور اسلام" جیسے اہم موضوع پر ڈاکٹر اسرار احمد جیسے ممتاز سکالر کو دعوت خطاب دی۔ امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد مدظلہ نے فرمایا کہ پاکستان کی بقا اور استحکام صرف اور صرف اسلام پر عمل پیرا ہونے ہی سے وابستہ ہے۔ انہوں نے کہا مختلف قومیتوں' زبانوں اور تہذیبوں کے حامل افراد کو اسلام کا رشتہ ہی ایک وحدت میں ڈھال سکتا ہے۔ ڈاکٹر اسرار احمد نے پاکستان میں نفاذ اسلام کا نبوی طریق کار بھی واضح کیا کہ اسے اختیار کر کے ہی پاکستان اسلامی ریاست کا روپ دھار سکتا ہے۔ نصوص قرآنی اور احادیث نبویہ سے مزین خطاب نے طلبہ کے علم میں گراں قدر اضافہ کیا وہیں ان کے اندر دین پر عمل پیرا ہونے کا داعیہ بھی پیدا ہوا۔ امیر تنظیم اسلامی کے اس خطاب کو ساڑھے پانچ سو سے زائد طلبہ نے توجہ اور انہماک سے سنا۔ یونیورسٹی کے اساتذہ کی بڑی تعداد نے بھی اس پروگرام میں شرکت کی اور خطاب پر پسندیدگی کا اظہار کیا۔ جلسہ کے سٹیج سکریٹری محسن علی زین نے ڈاکٹر صاحب کا شکریہ ادا کرتے ہوئے شعبہ علوم اسلامیہ کے چیئرمین چوہدری عبدالحفیظ کو اختتامی دعا کی دعوت دی چنانچہ دعا کے ساتھ اس بابرکت پروگرام کا اختتام ہو گیا۔

(مرتب: محسن علی زین)

خویشگی ضلع نوشہرہ سے دو احباب کی تنظیم میں شمولیت

ضلع نوشہرہ صوبہ سرحد میں واقع موضع خویشگی کے رفیق جناب سلویر احمد کی دعوتی کاوشوں کے نتیجے میں دو احباب نے تنظیم اسلامی کی رفاقت اختیار کرلی ہے۔ موضع خویشگی میں تنظیم اسلامی کا دفتر اور لائبریری قائم ہے جس سے رفقاء واحباب بخوبی استفادہ کر رہے ہیں' سلوید احمد اور محمد عامر کی مسلسل دعوتی کوششوں سے علاقے میں تنظیم اسلامی کے فکر کو پذیرائی حاصل ہو رہی ہے اب موضع خویشگی میں رفقاء کی تعداد چار ہو چکی ہے اور یہاں عنقریب اسرہ کا قیام عمل میں آجائے گا۔

رفقاءِ جہلم کی دعوتی سرگرمیاں

6 مارچ کو اسرہ جہلم کینٹ اور اسرہ جہلم شہر کا مشترکہ دعوتی پروگرام بعد نماز مغرب جناب مرزا عبدالرحیم کی رہائش گاہ پر منعقد ہوا۔ راقم نے اسلام میں "ایفائے عہد کی اہمیت" کے موضوع پر خطاب کیا۔ راقم نے اپنے خطاب میں رفقاء کو امیر محترم کے ہاتھ پر کی جانے والی بیعت کے تقاضوں کی یاد دہانی کرائی اور رفقاء سے کہا کہ بیعت کرتے ہوئے ہم نے عہد کر رکھا ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے دین کی سربلندی کے لئے اپنے اوقات لگائیں گے اور اپنا مال خرچ کریں گے بلکہ جان تک دینے کا وعدہ کیا گیا ہے ایک بندہ مومن کی زندگی کا مقصد تو یہ ہے کہ۔

میری زندگی کا مقصد تیرے دین کی سرفرازی
میں اسی لئے مسلماں میں اسی لئے نمازی

راقم نے رفقاء جہلم سے کہا کہ وہ تربیت گاہوں میں زیادہ سے زیادہ شرکت کریں اور احتسابی رپورٹس دیں تاکہ جہلم میں جلد ہی تنظیم قائم ہو جائے۔ 15 مارچ کو بعد نماز مغرب رفقائے جہلم کا تربیتی اجتماع مسجد کینال کالونی میں منعقد ہوا جس میں مذاکرے کا پروگرام ہوا۔ 26 مارچ کو بعد نماز مغرب مسجد کینال کالونی میں اسرہ جہلم کینٹ کا ماہانہ تنظیمی اجتماع منعقد ہوا۔ تلاوت و ترجمہ کی سعادت خالد حسن نے حاصل کی جب کہ حدیث نبوی صوفی محمد صدیق نے پیش کی۔

(رپورٹ: محمد حسین)
نقیب اسرہ جہلم

مسلم ٹاؤن راولپنڈی کا جلسہ خلافت

تنظیم اسلامی حلقہ مسلم ٹاؤن شکریال کے زیر اہتمام مسلم ٹاؤن راولپنڈی میں 23 مارچ کو "ہماری دینی ذمہ داریاں" کے موضوع پر جلسہ خلافت منعقد ہوا۔ نماز مغرب کے بعد جلسہ کا آغاز ہوا۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض جناب شمیم احمد نے جب کہ صدارت شمس الحق اعوان نے کی۔ عبدالماجد صاحب نے قرآن کریم کی سورہ ابراہیم کی چند آیات تلاوت اور ترجمہ پیش کیا۔ بعد ازاں نقیب اسرہ امجد سعید اعوان کو دعوت خطاب دی۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے ملک کا معاشی و معاشرتی ڈھانچہ اسلامی نہیں ہے اور ہماری معیشت سود پر مبنی ہے۔ امجد سعید اعوان کے بعد محترم خالد محمود عباسی ناظم حلقہ آزاد کشمیر نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہماری کامیابی کا راز حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ کی پیروی میں ہے۔ انہوں نے کہا کہ دین کا کام بھی اگر اسوہ حسنہ کی پیروی سے ہٹ کر کیا جائے تو کامیابی حاصل نہیں ہوگی جب کہ اسوہ حسنہ کی پیروی کرتے ہوئے دین کا کام کیا جائے گا تو کامیابی ہمارا مقدر بنے گی۔ انہوں نے سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے اخذ کردہ انقلابی مراحل اور ان کی حکمت پر بھی روشنی ڈالی۔ انہوں نے کہا کہ علامہ اقبال اور قائداعظم نے ایک الگ وطن کے لئے اس لئے جدوجہد کی تھی کہ اس نئے ملک میں اسلام کا نظام نافذ کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں دین کی سربلندی کے لئے اپنی کوششیں تیز تر کرنا ہوں گی۔ جلسہ کے آخر میں شمس الحق اعوان نے ملکی سیاست پر تبصرہ کرتے ہوئے سیاست دانوں کو کرپشن کا ذمہ دار قرار دیا اور کرپٹ افراد کے خلاف سخت اقدام کرنے کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے ملک میں اسلامی نظام لانے کے لئے انقلاب کی اہمیت کو اجاگر کیا۔ انہوں نے کہا کہ اگر ہم نے دین سے دوری کی موجودہ روش جاری رکھی تو اللہ تعالیٰ کے عذاب کا کوڑا ہم پر پھر برسے گا۔

(رپورٹ: ظفر اقبال اعوان)

اسرہ تاج کالونی فیصل آباد کا دعوتی پروگرام

یکم اپریل کو اسرہ تاج کالونی فیصل آباد کے رفقاء کا دعوتی پروگرام کریسنٹ ملز کالونی کی مسجد میں ہوا۔ ڈاکٹر عبدالسمیع نے سورہ الحدید کے دوسرے رکوع کی روشنی میں غلبہ دین کے لئے مال اور جان کے جہاد کی اہمیت و فضیلت بیان کرتے ہوئے اس سے پہلو تہی کرنے والوں کے بھیانک انجام کی تفصیلات کو قرآن و حدیث کی روشنی میں واضح کیا۔ انہوں نے کہا کہ دنیا کے مال و اسباب کو دین کے قیام کے لئے لگانے سے "نفاق" جیسی بیماری کا علاج کیا جا سکتا ہے اور قرآن کی نرم کردہ دلوں کی زمین سے ایمان کی فصل لہلہائے گی جب کہ پتھر کی طرح سخت دلوں پر قرآن بھی اثر انداز نہیں ہو گا۔ درس قرآن کے بعد شرکاء پروگرام کو تکمیل دستور خلافت کی مہم سے روشناس کرایا گیا چنانچہ رفقاء و احباب نے بڑی تعداد میں پوسٹ کارڈز خریدے۔ اس پروگرام میں 60 کے قریب رفقاء و احباب نے شرکت کی۔

(مرسلہ: حکیم محمد سعید)

اسرہ بی بیوڑ کا دو روزہ دعوتی و تربیتی اجتماع

(از 27 تا 29/ مارچ)

رفقائے اسرہ بی بیوڑ دو روزہ دعوتی و تربیتی پروگرام مدینہ مسجد محلہ لوہار آباد میں منعقد ہوا۔ عالم زیب کے درس قرآن سے تربیتی نشست کا آغاز ہوا' انہوں نے "قرآن حکیم اور ہماری ذمہ داریاں" کے موضوع پر خطاب کیا۔ بعد نماز عشاء راقم نے "نظام خلافت" کے موضوع پر دعوتی تقریر کی۔ اجتماع کے دوسرے روز نماز فجر کے بعد رفیق محترم حیات ولی نے درس حدیث دیا۔ دس سے بارہ بجے تک عبادت رب کے موضوع پر مذاکرے کے انعقاد ہوا جس میں عالم زیب' حیات ولی اور راقم نے گفتگو کی۔ نماز جمعہ کے بعد راقم نے "تنظیم اسلامی کی دعوت اور طریقہ کار" کے عنوان سے خطاب کیا' خطاب کے آخر میں احباب کو تنظیم اسلامی میں شمولیت کی دعوت بھی دی گئی۔

(رپورٹ از ممتاز بخت)

امیر حلقہ پنجاب جنوبی کا دورہ تونسہ شریف

امیر حلقہ جناب مختار حسین فاروقی ۱۰/ مئی بروز ہفتہ کو تونسہ پہنچے۔ اتوار کی صبح مسجد لنگاہ والی میں چوتھا درس دیا۔ یہاں گزشتہ ۴ ماہ سے باقاعدگی سے درس ہو رہا ہے۔ سب سے پہلے امیر محترم کی ویڈیو کیسٹ کا پروگرام دیکھا گیا۔ کیسٹ کا موضوع "ایمان اور عمل صالح" تھا۔ آخر میں خصوصی تنظیمی اجتماع ہوا جس کے آغاز میں عالمگیر جعفر صاحب نے قرآن مجید کی تلاوت و ترجمہ کیا اور مجلس کے آداب بتائے۔ اس کے بعد باہمی مذاکرہ ہوا آخر میں ایک حدیث فریضہ نہی عن المنکر کے بارے میں پڑھی گئی۔ تونسہ شہر سے رضا محمد گجر صاحب اور رفقاء نے ۴۰۰ کے لگ بھگ تکمیل دستور اسلامی کے کارڈز پر دستخط کرا کے ناظم حلقہ کو دیئے۔

(مرتب: شوکت حسین)

تنظیم اسلامی کوئٹہ کا ایک روزہ اجتماع

29/ مارچ 97ء کو تنظیم اسلامی کوئٹہ کے زیر اہتمام ایک روزہ اجتماع منعقد ہوا جس میں ناظم حلقہ کراچی و سندھ جناب محمد نسیم الدین نے بھی بطور خاص شرکت کی۔ ناظم حلقہ نے مختلف مکاتب فکر کے نمائندہ افراد سے بھی خطاب کیا۔ ایک روزہ پروگرام میں ہمارے ایک بھائی محمد اکرم صاحب نے تنظیم اسلامی کی رفاقت اختیار کی۔ شام کو تنظیم اسلامی کوئٹہ کے امیر کے ہاں کھانے کی دعوت پر رفقاء کے ساتھ احباب کو بھی مدعو کیا گیا تھا اس موقع پر جناب اسعد اللہ نے تنظیم اسلامی میں شمولیت اختیار کی۔ ناظم حلقہ نے بعض احباب سے خصوصی ملاقاتیں بھی کیں۔ نماز عصر کے بعد سورہ الکوثر پر قاری شاہد اسلام بٹ نے انتہائی جامع اور موثر درس دیا۔ رفیق مکرم جناب محمد اکرم نے حدیث کے عنوان سے رفقاء سے "جماعت بیعت و اجتہاد" کے موضوع پر خطاب کیا انہوں نے نظم کی پابندی اور جان و مال کی قربانی کے تقاضوں کی وضاحت کی یوں مختلف النوع خطابات پر مشتمل یہ ایک روزہ پروگرام پایہ تکمیل کو پہنچا۔

(مرتب: ملک اعجاز)

اسرہ ایبٹ آباد کی دعوتی سرگرمیاں

اسرہ ایبٹ آباد کے رفقاء نے دعوتی و تربیتی اور تنظیمی اجتماعات منعقد کئے۔ ان اجتماعات کی مختصر تفصیل کچھ یوں ہے۔ 14 مارچ کو بعد از نماز مغرب محلہ عباسی کی جامع مسجد میں دعوتی اجتماع منعقد ہوا جس میں راقم نے آیہ بر پر مبنی درس دیا۔ 16 مارچ کو دس بجے صبح تنظیم کے دفتر میں ایک تربیتی اجتماع منعقد ہوا جس کا عنوان "فرائض دینی کا جامع تصور" تھا۔ راقم نے نقشے کی مدد سے فرائض دینی کی بنیاد اور ارکان دین پر لیکچر دیا۔ 21 مارچ کو مسجد پولی ٹیکنیک فنڈیال میں دعوتی اجتماع منعقد ہوا۔

(رپورٹ: ذوالفقار علی امیر اسرہ ایبٹ آباد)

ہفت روزہ ندائے خلافت لاہور	پبلشر : محمد سعید اسعد	معاونین برائے مدیر :
سی پی ایل نمبر : 127	طابع : رشید احمد چوہدری	○ مرزا ایوب بیگ ○ نعیم اختر عدنان
۲۹ مئی تا ۲۸ مئی ۹۷ء	مطبع : مکتبہ جدید پریس۔ ریلوے روڈ' لاہور	○ سردار اعوان ○ محبوب الحق عاجز
جلد ۶' شمارہ ۱۵	مقام اشاعت : ۳۶۔ کے' ماڈل ٹاؤن لاہور	نگران طباعت : شیخ رحیم الدین

لاہور کے نواحی قصبے "ھیئر" میں تنظیم اسلامی کا جلسہ عام

جلسے کے مرکزی مقرر امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد مدظلہ تھے

رپورٹ : انور کمال میو

حلقہ لاہور ڈویژن میں اسرہ ہیئر کرباٹھ منفرد اسرہ کے نام سے جانا جاتا ہے۔ یہ کل بارہ رفقاء پر مشتمل ہے جس میں چار ملتزم اور آٹھ مبتدی رفقاء ہیں۔ نقیب اسرہ ڈاکٹر ظفر اقبال ہیں جبکہ نائب نقیب کی ذمہ داری عبید اللہ اعوان نبھا رہے ہیں۔

رفقاء اسرہ کی شدید خواہش تھی کہ علاقے میں امیر محترم ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کے خطاب عام کا کوئی پروگرام منعقد کیا جائے لیکن ان کی گوناگوں مصروفیات اور گھٹنے کی تکلیف کے باعث اس میں تاخیر ہوتی گئی۔ اسی سلسلے میں تقریباً دو ماہ قبل اسرہ ہیئر کرباٹھ کے رفقاء نے امیر محترم سے قرآن اکیڈمی میں ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ امیر محترم نے رفقاء کی شدید خواہش اور جوش و خروش کے پیش نظر گاؤں ہیئر کرباٹھ تشریف لانے کا وعدہ فرما لیا۔ ناظم حلقہ کے ساتھ باہم مشورہ سے ۲۲ مارچ بعد نماز عشاء جلسہ عام کے انعقاد کا فیصلہ ہوا۔ جلسہ کی تشہیر اور دیگر لوازمات کے لئے تفصیلات طے کی گئیں اور جلسہ پر آنے والے اخراجات لئے رفقاء سے "جہاد بالمال" کی درخواست کی گئی۔ تمام رفقاء نے اپنی استعداد سے بڑھ کر انفاق مال کیا۔

ڈاکٹر اسرار احمد سمیت قرآن اکیڈمی کے دیگر شرکاء کے لئے یہ علاقہ اجنبی تھا' اس لئے راقم الحروف خود معزز مہمانوں کے ہمراہ گاؤں گیا۔ ہم لوگ بعد نماز مغرب قرآن اکیڈمی سے روانہ ہو کر تقریباً پون گھنٹے میں گاؤں "ہیئر" پہنچ گئے۔ ڈاکٹر صاحب' جنرل محمد حسین انصاری اور دیگر مہمانوں کے کھانے کا انتظام عبداللہ ثانی کے گھر تھا۔ انہوں نے نماز عشاء کی ادائیگی بھی وہیں فرمائی۔

نماز عشاء کے بعد جلسے کی کارروائی کا باقاعدہ آغاز تلاوت کلام پاک سے کیا گیا۔ حافظ محمد عارف قریشی نے انتہائی دلنشیں انداز میں خلافت سے متعلق آیات تلاوت فرمائیں۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض خالد محمود صاحب نے ادا کئے۔ تلاوت کلام پاک کے بعد پروفیسر فیاض حکیم کو سٹیج پر بلایا گیا۔ جنہوں نے نظام خلافت بڑے موثر انداز میں سنا کر شرکاء کے دلوں کو خوب گرمایا۔ بعد ازاں ناظم حلقہ لاہور اشرف وصی صاحب نے شرکاء جلسہ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے بندگی رب کا تصور سامعین کے سامنے رکھا۔ ان کے پرجوش انداز خطاب نے سامعین کو توجہ کے ساتھ ان کی گفتگو سننے پر مجبور کیا۔ انہوں نے کہا کہ آج ہم ظالمانہ کے تحت نظام زندگی گزار رہے ہیں۔ اگر ہم چاہیں بھی تو اپنے طاغوتی معاملات قرآن و سنت کے مطابق طے نہیں کروا سکتے۔ انہوں نے عدالتوں کی مثال پیش کی جہاں عائلی قوانین سمیت کوئی قانون دین اسلام کے مطابق نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ قرآن و سنت کی مکمل بالادستی اور نظام خلافت کے نفاذ کے بغیر ہم دین اسلام میں مکمل طور پر داخل ہی نہیں ہو سکتے۔ جناب اشرف وصی صاحب کے بعد جنرل انصاری صاحب نے اپنے دلسوز انداز میں مسلمانان عالم بالخصوص مسلمانان پاکستان کے مسائل کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ پوری دنیا میں مسلمان آج ذلت و رسوائی کی زندگی گزار رہے ہیں۔ انہوں نے قیام پاکستان کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس ملک کے لئے ہم نے ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں جانوں کا نذرانہ پیش کیا تھا' لیکن یہ آج ظلم و ستم کی آماجگاہ بنا ہوا ہے۔ ہر آدمی پریشان ہے۔ ہمارے اخبار چوری' ڈاکہ' زنا اور لوٹ مار کی خبروں سے بھرے ہوتے ہیں۔ نیو ورلڈ آرڈر اور یہودی لابی کی سرپرستی میں ہمارا میڈیا بالخصوص ٹی وی عریانی' فحاشی اور اخلاق سوز پروگراموں کے ذریعے نوجوان نسل کو تباہ کرنے پر تلا ہوا ہے۔ انہوں نے لوگوں سے اپیل کی کہ وہ پاکستان میں نظام اسلام کی جدوجہد میں شریک ہوں۔ اسی میں ہماری دنیا و آخرت کی کامیابی ہے۔

آخر میں امیر تنظیم اسلامی و داعی تحریک خلافت ڈاکٹر اسرار احمد کو دعوت خطاب دی گئی۔ انہوں نے مخصوص اور پرشکوہ انداز میں خطاب فرمایا۔ اس خطاب کی تفصیلات پر مشتمل پریس ریلیز اخبارات میں شائع ہو چکا ہے۔ ڈاکٹر صاحب کے خطاب کا موضوع تھا : "پاکستان میں نظام خلافت کے قیام کا بہترین موقع"

محترم ڈاکٹر صاحب کے خطاب کے بعد دعا پر یہ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ اس موقع پر شرکاء جلسہ میں تنظیم اسلامی کے تعارف پر مبنی لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ جلسہ کو کامیاب بنانے کے لئے ناظم حلقہ اشرف وصی و دیگر رفقاء نے خصوصی تعاون کیا۔ اس کے علاوہ مقامی احباب نے بھی تعاون کرنے میں کوئی کسر نہ چھوڑی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ انہیں اس کاوش کا بھرپور اجر عطا فرمائے۔ آمین

ھیئر کے جلسہ عام میں امیر تنظیم اسلامی کے خطاب عام کا پریس ریلیز

امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد نے کہا ہے کہ قرآن و سنت کی حکمرانی کے قیام کے لئے وجود میں آیا تھا مگر مسلسل پچاس سال سے نظریہ پاکستان سے انحراف کی وجہ سے ملک پر عذاب خداوندی مسلط ہو چکا ہے۔ عذاب کی پہلی قسط کے طور پر ملک ۷۱ء میں سلور جوبلی کے سال دولخت ہو گیا جبکہ "گولڈن جوبلی" کے سال قحط اور خوف کی کیفیت سے دوچار ملک تباہی کے کنارے پہنچ چکا ہے۔ انہوں نے یونین کونسل ہیئر لاہور کینٹ میں "پاکستان میں نظام خلافت کے قیام کا سنہری موقع" کے موضوع پر جلسہ خلافت سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مسلم لیگ کو پچاس سال بعد قوم کی طرف سے تحریک پاکستان جیسی بے مثال مقبولیت اور حیران کن کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ ماضی کی طرح اگر اب بھی ملک کو اسلامی ریاست بنانے سے گریز کی سابقہ روش برقرار رکھتے ہوئے مسلم لیگ نے نظام خلافت کے قیام کا یہ سنہری موقع ضائع کر دیا تو ملک کسی بڑے حادثے سے دوچار ہو جائے گا۔ ڈاکٹر اسرار احمد نے کہا پاکستان قائم نہ ہوتا تو ہندو اکثریت برصغیر کے مسلمانوں کو ہڑپ کر جاتی۔ اللہ تعالیٰ نے آزادی کی نعمت عظمیٰ عطا کرنے کے ساتھ ساتھ اپنی نعمتوں کے دروازے اہل پاکستان پر کھول دیئے چنانچہ پاکستان ہندوستان کے مقابلے میں کئی گنا خوشحال ملک بن گیا۔ آزادی کے پچاس سال کے بعد بھی ملک میں انگریزوں کا نظام جوں کا توں نافذ ہے۔ ہمارے سابقہ آقاؤں نے اپنے وفاداروں اور ملک و ملت کے غداروں کو "جاگیردار" بنا کر پاکستان کا مالک بنا دیا۔ جبکہ حضرت عمرؓ کے ایک اجتہاد کی روشنی میں ملک کی زرعی زمین انفرادی نہیں بلکہ ریاست کی ملکیت ہے۔ انہوں نے کہا نظام خلافت کے قیام ہی سے جاگیرداری نظام کا خاتمہ ہو گا۔ ڈاکٹر اسرار احمد نے کہا سودی نظام معیشت کی وجہ ملک عالمی مالیاتی اداروں کا غلام بن کر دیوالیہ ہو چکا ہے' بدامنی' قتل و غارت' چوری ڈاکے' اغوا اور گینگ ریپ ہمارا قومی کلچر بن چکا ہے۔ سودی معیشت اور عدالتوں میں رائج غیر اسلامی قوانین کی وجہ سے ملک پر "طاغوت" کی حکمرانی قائم ہے اور نفاذ اسلام سے روگردانی کی وجہ سے عملاً پوری قوم "کفر" کا ارتکاب کر رہی ہے۔ قرارداد مقاصد کی وجہ سے ملک اگرچہ قانونی سطح پر اسلامی ریاست بن چکا ہے لیکن عملاً پاکستان اب بھی غیر اسلامی ریاست ہے اور دین کے اہم ترین معاملات وفاقی شرعی عدالت کے دائرہ اختیار سے باہر ہیں۔

امیر تنظیم اسلامی نے کہا رائے عامہ کی بیداری کے ذریعے حکومت کو مجبور کیا جائے کہ وہ اسلامی شریعت کی بالادستی قائم کرے اور پوری قوم نظام خلافت کے قیام کے لئے اٹھ کھڑی ہو۔ ہندوستانی افواج کشمیری مسلمانوں پر ہر طرح سے ظلم و ستم کے پہاڑ توڑ رہی ہے مگر ایمان کی کمزوری کی وجہ سے پاکستانی قوم اور افواج کی کم ہمتی کا یہ عالم ہے کہ وہ بھارت کے آگے "بھیگی بلی" بن چکی ہیں۔